اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

قادیان

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

فروری 2009ء
تبلیغ 1388ہش

سیدنا مصلح موعودؓ نمبر

”وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“

خطبہ الہامیہ کی مبارک تقریب کا گروپ فوٹو (11 اپریل 1900ء)
حضرت مصلح موعودؓ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کے دائیں طرف کھڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے بعض صحابہ کے ہمراہ گروپ فوٹو۔
حضرت مصلح موعودؓ حضرت حکیم حسام الدینؓ کی گود میں ہیں۔

دائیں سے بائیں: ۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب ۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
۳۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ۴۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۵۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم

انگلستان روانگی سے قبل قادیان کے احباب کے ساتھ (11 جولائی 1924ء)

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حضرت مصلح موعودؓ کی عہدِ شباب کی ایک فوٹو۔ یہ تصویر 1904ء کے وسط آخر کی ہے

یورپ جاتے ہوئے قاہرہ کے ریلوے اسٹیشن پر

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد28 تبلیغ 1388 ہجری شمسی/فروری 2009ء شمارہ2

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن ۔ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم 2
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز 4
☆ اداریہ 6
☆ نظم 6
☆ ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے 7
☆ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم علمی شاہکار کتاب "دعوۃ الامیر" 12
☆ حضرت مصلح موعودؓ اور پیشوایانِ مذاہب کا احترام 16
☆ حضرت مصلح موعودؓ کا دشمنوں سے حسن سلوک 19
☆ عرفان حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ 23
☆ کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ 28
☆ ملکی رپوٹیں 29
☆ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی مختصر رپوٹیں 30
☆ وصایا 17366 تا 17373 و 18079 تا 18082 32
☆ Disciple of Jesus Christ in India 40

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(فرمان حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بانیء تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : سیّد کلیم احمد تیماپوری، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے.طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : نوید احمد فضل
دفتری امور : راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر، عبدالرّب فاروقی
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com
انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 150 روپے بیرون ملک: 40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ o وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ o وَ وَالِدٍ وَ مَا وَلَدَ o لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی کَبَدٍ o (البلد آیات 2 تا 5)

خبردار میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اترنے والا ہے۔ اور باپ کی اور جو اس نے اولاد پیدا کی یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

کلام الامام

”قد اخبر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انّ المسیح الموعود یتزوّج و یولد له ففی هذا اشارة الیٰ انّ الله یعطیه ولدًا صالحاً یشابه اباه ولا یاباه ویکون من عبادالله المکرمین.“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸)

کہ رسول اللہؐ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح موعودؑ یقیناً شادی کریگا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ دراصل اس میں اشارہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے یقیناً ایسا صالح بیٹا عطا فرمائیگا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اس کے خلاف نہیں ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

طالمود کی پیشگوئی

"It is also said that he (the Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson."

(طالمود از جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ: 37 مطبوعہ لندن 1878ء)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

متن پیشگوئی مصلح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اسمیں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانُہ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اورتیری دعائوں کو اپنی رحمت سے بپایئہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا ۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے ۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ۔اے مظفر تجھ پر سلام ۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہواور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفی کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے ۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا ۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے ۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے ۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے

باقی صفحہ 25 پر

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کرسکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) کی خلافت کا دور ۵۲ سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔کئی زبانوں میں آپ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔ بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے افریقہ میں، یورپ میں مشنز قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر۔اس زمانے میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔خود (مربیان) کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، ردّوبدل کی۔اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لیے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، آپ کی دُوررَس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ واری کا احساس دلا دوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنے سے بچانا ہے۔اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں۔۔۔۔تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) نے جماعت میں جاری فرمائی۔پھر تحریک جدید کا قیام ہے جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اس وقت آپ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں (دعوت الی اللہ) کے لیے تھا۔اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی۔غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کرسکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو بھی پورے کرنے والے ہوگئے کہ میں تیری (دعوت الی اللہ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 13,12)

اداریہ:

”وہ رِجس سے پاک ہے“

قرآن مجید میں ”رِجس“ کا لفظ 10 مقامات میں استعمال ہوا ہے۔ اور اکثر مقامات میں یہ لفظ گندگی، ناپاک، پلید وغیرہ کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ مثلاً ”اعرضوا عنھم انھم رجس“ (توبہ: 95) ”یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس“ (احزاب: 34) ”فزادتھم رجسا الی رجسھم“ (توبہ: 125) وغیرہ وغیرہ۔ اس کے مقابل پر جو لفظ استعمال ہوسکتا ہے وہ طہارت کا لفظ ہے جس کو قرآن کریم میں ”لایمسہ الا المطھرون“ (الواقعۃ: 80) میں استعمال کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا فقرہ ”وہ رجس سے پاک ہے“ پیشگوئی مصلح موعود کا ایک فقرہ ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود میں جہاں یہ بیان ہوا ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ کلام اللہ یعنی قرآن حکیم کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا وہیں اس کی ضامن اس بنیادی حقیقت اور اصولی دلیل کا ذکر بھی ہے کہ ”وہ رجس سے پاک ہے“۔

جیسا کہ خاکسار نے اوپر ذکر کیا رجس اور طہارت دو متضاد الفاظ ہیں۔ جو شخص رجس میں ملوث ہے اور اس وجہ سے خبیث النفس ہے وہ طہارت سے عاری ہے اور جو طہارت سے خالی ہے وہ معارفِ قرآن کے حصول سے بے بہرہ ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا فرمان الٰہی کے مطابق پاک فطرت اور مطہر القلوب ہی قرآن کے فیض سے فیضیاب ہوسکتا ہے۔ اور اس کے مطالب کے بحر بیکراں میں غوطہ خوری کر کے حکمت کے موتی چن سکتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیران سے بہرور ہوں“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 283)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جن کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا جنہوں نے اس کے بے انتہاء علوم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اس بات کا دعویٰ کیا کہ دنیا کے کسی بھی علم میں ماہر شخص کے اعتراض کا جواب میں قرآنی علوم کے ذریعہ دوں گا اور اس کا ناطقہ بند کردوں گا۔ کیا وجہ ہے کہ آپؓ کو یہ خصوصیات حاصل ہوگئیں؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ھیکہ ”وہ رجس سے پاک ہے“ کے مطابق آپ تقویٰ، پاکیزگی اور طہارت کے اس معیار پر تھے جس کے نتیجہ میں قرآنی علوم کے بے شمار دروازے انسان پر کھل جاتے ہیں اور پھر دنیا کی کوئی ہستی مقابل پر آ کر ٹھہر نہیں سکتی۔

اگر ہم اپنی اس نیت میں مخلص ہیں کہ ہم قرآنی تعلیمات اور اس کے پیغام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانا چاہتے ہیں تو ہمیں لاریب حضرت مصلح موعودؓ کی اسی صفت کو اپنانا ہوگا جو اس فقرہ میں بیان ہوئی ہے کہ ”وہ رجس سے پاک ہے“ رجس سے پاکیزگی کیسے اختیار کرنی ہے یہ ہمارے نفوس سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کی تمام صفات کے ساتھ ساتھ اس صفت کو بھی اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے تا کہ ہم قرآن کے پیغام کو صحیح رنگ میں سمجھ کر اس کو صحیح طور پر عوام الناس تک پہنچانے والے ہوں۔ آمین۔ (عطاء المجیب لون)

مظہرِ اول و آخر مظہرِ حق و علا

پیشگوئی مصلحِ موعودِ حق کو دیکھ کر
سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فرّخ گہر

قدرتوں اور رحمتوں اور قربتوں کا اک نشاں
فضل و احسانِ خداوندی کا بحرِ بیکراں

اک کلیدِ فتح و ظفر ہے خدا نے کی عطاء
شرف دیں کا تا ہو ظاہر اور قرآں کا مرتبہ

حق آئے برکتوں کے ساتھ ہو باطل فرار
کاذبوں اور مجرموں کی راہیں ہوں ظاہر ہزار

فضل ربانی، مسیحا نفس، عظیم و پرشکوہ
پا گیا اس سے شفاء بیماریوں سے اِک گروہ

کلمۃ اللہ ہے خدائے ارحم و غیور نے
بھیجا ہے خود اس کو اپنے کلمۂ تمجید سے

ظاہری اور باطنی علموں سے پُر اس کو کیا
ذہن و فہم و حلم بخشا دل کو روشن کر دیا

مظہرِ اول و آخر مظہرِ حق و علاء
اتر آیا گو زمین پر آسماں سے خود خدا

نور آیا ہو گیا ظاہر جلال ایزدی
ہو کے راضی اس میں رب نے روح اپنی پھونک دی

سر پہ تھا اس کے ہمیشہ سایۂ رب الوریٰ
تھے سبھی حیرت میں گم وہ اس قدر جلدی بڑھا

کر گئے اکثر اسیروں کو رہا فضل عمرؓ
ہو گئے مشہورِ عالم حضرت فضل عمرؓ

کر دیا ہر ذرہ اپنا راہِ مولیٰ پر فدا
بھیجتا ہے آپ پر رحمت ہر اِک چھوٹا بڑا

(تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(منیر احمد بانی کلکتہ)

تصورات کی دنیا حدود و قیود سے آزاد اور بلند ہوتی ہے۔ میرا تخیّل مجھے آج خدا تعالیٰ کے دربار میں لے گیا۔ یہاں وہ احباب حاضر ہیں جنھوں نے حضرت المصلح الموعودؓ کا زمانہ پایا۔ جنہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اور آپ کے روح پرور خطبات اور تقاریر سے محظوظ ہوتے رہے۔ اس جماعت کی کسی حقیر خدمت پر خدا تعالیٰ خوشنودی کا اظہار فرماتا ہے اور اپنے بندوں سے کہتا ہےکہ آج مانگو جو مانگنا ہے۔ تو میری چھٹی حس کہتی ہےکہ مومنین کے اس طائفہ کی مشترکہ درخواست اور متفقہ میمورنڈم یہی ہوگا کہ مولیٰ کریم! پروردگار! ایک مرتبہ پھر دنیا میں بھیج دے۔ قادیان کی وہی راتیں ہوں اور المصلح الموعودؓ کی وہی باتیں ہوں۔ وہی مجلس علم و عرفان اور وہی روحانیت کا انتشار!!!

خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت المصلح الموعودؓ کو لاکھوں عشاق عطا فرمائے۔ لیکن یہ خاکسار جب حضور پر عاشق ہوا تو میری عمر صرف پانچ سال کی تھی۔ اخبار الفضل اور دوسرے دینی رسائل ہماری دکان پر آتے تھے۔ والد صاحب مرحوم میاں محمد صدیق صاحب بانی شام کو گھر آتے تو ان اخبارات و رسائل سے حضور کا کلامِ معرفت اور احباب جماعت کو نصائح آسان زبان میں بچوں کے ذہن نشین کراتے۔ والد صاحب کی حضور سے باقاعدہ خط و کتابت تھی۔ اکثر و بیشتر جواب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا لکھا ہوا موصول ہوتا تھا۔ لیکن کبھی کبھار حضور اپنے ہاتھ سے بھی خط رقم فرماتے۔

انسان کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ بات رکھ دی ہےکہ جب کسی اَن دیکھی شخصیت کا ذکر ان کے سامنے کیا جائے تو اس شخصیت کی خوبیوں کی مناسبت سے ایک خیالی تصویر اس کے ذہن پر نقش ہو جاتی ہے۔ حضور کی روزانہ تعریف و توصیف سُن کر میں گویا غائبانہ عاشق ہو گیا۔ اور میرے دل و دماغ پر ایک انتہائی حسین و جمیل شخصیت کے نقوش اُبھر آئے۔

1939ء کا جلسہ سالانہ سلور جوبلی کا جلسہ تھا۔ بچے بھی اس موقعہ پر قادیان جانے کے لئے بضد ہوئے۔ اس زمانہ میں جلسہ کی برکات اور فوائد کا تو علم نہ تھا۔ قادیان جانے کا مقصد صرف حضور کا دیدار حاصل کرنا تھا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے روز سردی بڑی شدّت کی تھی۔ اس لئے کسی قدر تاخیر سے (ہم) جلسہ گاہ میں پہنچے۔ سٹیج سے بہت دور جگہ ملی۔ حضور افتتاحی تقریب کے لئے سٹیج پر رونق افروز تھے اور کوئی دوست درثمین سے ''محمود کی آمین'' کے یہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔

لخت جگر ہے میرا۔ محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت۔ کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بچپن اور دوری کے باعث میں حضور کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ اشتیاق اور بڑھ گیا۔ بالآخر وہ مبارک گھڑی آن پہنچی۔ غالباً مدرسہ احمدیہ کے چوک میں بنگال کی جماعتیں ایک لمبی قطار میں ایستادہ تھیں۔ حضور نے باری باری سبکو

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

شرفِ مصافحہ بخشا۔ جب ہماری باری آئی تو والد صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے حضور کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضور کا جو تصور قائم کر رکھا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل۔ مصافحہ سے ایک بجلی کی رَو میرے بدن سے گزر گئی۔ خاکسار شعور کے پُختہ ہونے تک بجلی کی اس رَو پر بہت حیران رہا۔ لیکن کبھی بھی کسی سے ذکر نہ کیا۔ بعد ازاں بہت سے بزرگان سے ایسے واقعات سنے اور کتابوں میں پڑھا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں اور روحانیت سے معمور شخصیتوں کا لمس حاصل ہونے پر بعض دفعہ بجلی کی سی رَو بدن سے گزرتی ہے جس کی لذت صرف محسوس کی جاسکتی ہے۔ تحریر و تقریر اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ 1941ء میں ہمارا خاندان قادیان آبسا۔ حضور کی خدمت میں کئی دفعہ حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہر ملاقات کے دل پر گہرے نقوش ثبت ہیں۔ چند ذاتی مشاہدات اور یادیں ہدیہ قارئین ہیں۔

1. قادیان میں حضرت اُمّ طاہر صاحبہ کا وجود سراپا شفقت و محبت تھا۔ ان سے ملنے والی ہر خاتون یہی سمجھتی تھی کہ آپ سب سے زیادہ مجھ ہی سے محبت کرتی ہیں۔ والدہ صاحبہ کو انہوں نے اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا۔ والدہ صاحبہ کے ہمراہ ہم بچے بھی ہفتہ میں دو تین بار حضرت مرحومہ کے ہاں جاتے۔ اکثر حضرت المصلح الموعودؓ بھی وہاں تشریف فرما ہوتے۔ گھریلو ماحول میں انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ عام طور پر خدا رسیدہ بزرگان کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ بہت خُشک اور خاموش ہوتے ہونگے لیکن حضرت المصلح الموعودؓ سے زیادہ زندہ دل شخصیت میں نے نہیں دیکھی۔ آپ اکثر اپنی بات کی وضاحت کے لئے دلچسپ لطائف بیان فرماتے۔ جو کہ میں گھر آ کر اپنی نوٹ بُک پر درج کرتا۔

ایک دن ہم نے حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہؓ سے درخواست کی کہ حضور کا کوئی تبرّک عنایت فرما دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور قصرِ خلافت میں ہیں۔ خود جا کر مانگ لو۔ چنانچہ ہم تینوں چلے گئے۔ حضور اپنے کمرہ میں فرش پر لیٹے ہوئے تھے اور کسی کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ السلام علیکم عرض کرنے پر اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اتنے تپاک اور شفقت سے حال دریافت فرمایا کہ گویا حضور ہمارا ہی انتظار فرما رہے تھے۔ پوچھا۔ بچو! کیسے آنا ہوا۔ ہم نے مدعا عرض کیا کہ کوئی تبرّک عنایت فرمائیں۔ حضور نے ریفریجریٹر سے تین سیب نکال کر دیئے۔ اور خود پھر کتاب پڑھنے میں منہمک ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور کی توجہ ہماری طرف ہوئی تو فرمایا۔ بچو! اب کیوں بیٹھے ہو؟ خاکسار نے عرض کیا کہ ہم نے تبرّک کے لئے درخواست کی تھی۔ حضور زیر لب مسکرائے اور فرمایا کہ جو سیب کھائے وہ کیا تھے؟ بچپن کی سادگی تھی۔ ہم نے عرض کیا وہ تو ہم نے کھا لئے۔ کوئی ایسی چیز دیں جو ہمارے پاس رہے۔ اس پر حضور نے تین خوبصورت لال رومال عنایت فرمائے اور ہم اجازت لے کر چلے آئے۔ 1946ء کے فسادات میں کلکتہ میں ہمارا مکان جل گیا تو ان تبرکات سے ہم محروم ہو گئے۔ لیکن اپنے محبوب کے مقدس ہاتھوں سے جو سیب کھائے تھے ان کی لذّت اور شیرینی تا دمِ واپسی نہ بھولے گی۔

2. ایک دن والدہ صاحبہ کے ہمراہ حضور کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے۔ تو حضور نے والدہ صاحبہ سے تحریک جدید میں شمولیت کے تعلق سے دریافت فرمایا۔ والدہ صاحبہ نے بتایا کہ میں اور سیٹھ صاحب 1934ء سے ہی اس تحریک میں بفضلہٖ تعالیٰ شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ دونوں کے متعلق مجھے علم ہے۔ میں بچوں کے بارہ میں پوچھ رہا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے اپنے تین لڑکوں اور بچیوں کی طرف سے دس روپئے سالانہ کے حساب سے دس سال کے لئے مبلغ پانچ صد روپئے وہیں ادا کر دیئے۔ حضور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ دفتر تحریک جدید قصرِ خلافت کے قریب ہی تھا۔ رقم آپ نے وہاں بھجوا دی۔ اور دو تین روز بعد حضور کے دستخطوں سے مزیّن دس سالہ سٹرفکیٹ ہم پانچوں بہن بھائیوں کو خود عنایت فرمائے۔ حضور کی اس مہربانی سے ہم پانچوں اب دفتر اوّل کے مجاہدین میں شامل ہیں۔

3. والد صاحب نے 1943ء میں قادیان میں اپنا مکان خریدنے کا ارادہ کیا۔ مکانات دیکھے۔ بالآخر محلّہ دارالرحمت میں ایک نیا تعمیر شدہ مکان مکرم شیخ فضل حق صاحب گارڈ کا پسند آیا۔ انہوں نے بڑے شوق سے یہ مکان تعمیر کیا تھا۔ لیکن کسی ضرورت کی وجہ سے ان کو خالی کرنا پڑ رہا تھا۔ قیمتِ فروخت انہوں

نے بارہ ہزار بتلائی۔لیکن یہ شرط رکھی کہ کسی سے اس کی فروختگی کا ذکر نہ کریں۔ اور دو دن تک مجھے ہاں یا نہ میں بتا دیں۔والد صاحب نے کہا کہ مجھے قادیان میں مکان وغیرہ کی قیمتوں کا مطلقاً اندازہ نہیں ہے۔آپ اجازت دیں تو میں صرف حضرت صاحب سے مشورہ کروں گا۔ چنانچہ والد صاحب خاکسار کو ہمراہ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور ساری بات بیان کی۔ حضور نے فرمایا کہ گارڈ صاحب کی بیٹی احمدی بیگم کی شادی ہوئی تھی تو میں بھی اس مکان میں گیا تھا۔ بڑے ہال کمرہ میں مہمانوں کو بٹھایا گیا تھا۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ چاروں کونوں پر ہال کمرے کے رقبہ کے چار کمرے ہیں۔حضور نے دو منٹ انگلیوں پر حساب کیا اور فرمایا کہ گارڈ صاحب نے یہ مکان ایک سال قبل بنوایا تھا۔میرے اندازہ کے مطابق ان کی لاگت اس مکان پر پونے گیارہ ہزار روپے ہے۔اس لحاظ سے بارہ ہزار پئے بہت مناسب قیمت ہے۔

چنانچہ ملاقات کے بعد بیعانہ دے دیا گیا۔والد صاحب نے کہا کہ سودا تو ہو گیا۔اب آپ کے بتلانے میں کوئی حرج نہیں کہ تعمیر میں آپ کا کیا خرچ آیا۔گارڈ صاحب نے بتایا قریباً پونے گیارہ ہزار۔اس پر والد صاحب نے انہیں حضور سے ملاقات کی تفصیل سنائی۔موجود الوقت سب احباب بہت ہی خوش ہوئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی میں بتایا گیا تھا۔''وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا''۔والد صاحب نے بتلایا کہ کلکتہ میں بڑے بڑے انجینئروں سے مکانات کی مالیت کے متعلق اندارے لگواتا ہوں۔مہینوں کی مغز ماری کے بعد بھی ان کا تخمینہ اکثر غلط ہوتا ہے۔لیکن خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کتنی شان سے پوری ہوئی کہ حضور نے اپنے دفتر قصرِ خلافت میں ہی بیٹھ کر دو منٹ میں مکان کی مالیت کا کس قدر صحیح اندازہ بتلا دیا۔

4. خاکسار نے 1948ء میں لاہور میں تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ لیا۔ ان دنوں حضرت المصلح الموعودؓ کا قیام رتن باغ لاہور میں تھا۔ 1947ء کی ہجرت کی وجہ سے انتہائی بے سروسامانی کا عالم تھا۔حضور کے تفکرات کئی چند ہو چکے تھے۔ان ایام اور ایسے حالات میں بھی طلبہ پر حضور غیر معمولی شفقت کا اظہار فرماتے تھے۔تعلیم الاسلام کالج میں جب بھی کوئی تقریب منعقد ہوتی تو حضور اکثر تشریف لا کر خطاب سے نوازتے۔طلباء اگر حضور کی ملاقات کی غرض سے رتن باغ جاتے تو میرا تاثر یہ ہے کہ غالباً پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت تھی کہ طلباء کا خاص خیال رکھا جائے۔اور اکثر و بیشتر ان کو ملاقات کا وقت دیا جائے۔18 ستمبر 1949ء کو طلباء کا ایک وفد پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد کی قیادت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔حضور قالین پر تشریف فرما تھے۔ہم بھی حضور کے قدموں میں جا کر بیٹھ گئے۔طلباء نے اپنی اپنی نوٹ بکیں پیش کیں۔حضور نے ان پر نصائح لکھ کر دیں۔خاکسار کی ڈائری پر رقم فرمایا:

''تقویٰ۔تقویٰ اور تقویٰ اور پھر محنت۔عزم اور ایثار۔''(مرزا محمود احمد)

اس وفد میں مکرم مبارک احمد صاحب مدراسی بھی شامل تھے۔ان کی کاپی پر حضور نے رقم فرمایا:-

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

''فضولیات سے پرہیز کرو۔''

بعدازاں حضور نے طلباء کو نصائح سے نوازا کہ آپ کو بے حد محنت کی ضرورت ہے۔حالات سرعت سے بدل رہے ہیں۔پاکستان میں احمدیت کی مخالفت بہت تیز ہو جائیگی۔اگر کسی وقت میں جماعت بے سَر ہو جائے تو ہر شخص اپنے آپ کو ستون سمجھے اور جماعت کو منتشر ہونے سے بچائے۔(اپنی ڈائری سے اقتباس)

1944.5ء میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور کو بتلایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔یوں تو منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ہی حضور کی تقاریر اور خطبات مسحور کن ہوتے تھے۔لیکن اس انکشاف کے بعد تو حضور کے جلال اور جمال پر گویا نکھار آ گیا۔والد صاحب ہر سال ایک دو ماہ کیلئے قادیان آیا کرتے تھے۔اور قادیان کے روحانی ماحول اور برکات پر فدا تھے۔اکثر کہا کرتے کہ مغل شہنشاہ شاہجہان کا یہ قول لال قلعہ دہلی کے ایوانِ خاص میں کندہ ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

روحانی اعتبار سے مذکورہ شعر کی مصداق اس وقت قادیان کی مقدس سرزمین ہے۔جو روحانیت کا سمندر ہے۔جس میں ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق غوطہ زن ہوتا ہے۔اور استفادہ کرتا ہے۔کلکتہ سے دو ماہ کے لئے قادیان آتا ہوں تو دل پر لگے ہوئے ہزار ہا زنگ چھوٹ جاتے ہیں۔اور قادیان کی محبت ایک مقناطیسی کشش اپنے اندر رکھتی ہے۔بقول شاعر ؎

نہ ہم کشمیر میں جائیں نہ دل شملہ میں بہلائیں
موافق آ گئی آب و ہوائے قادیاں اچھی

1944ء میں جب والد صاحب قادیان آئے تو اس وقت حضور کا حسن کئی گنا بڑھ چکا تھا۔روزانہ ہم لوگ مجلسِ علم و عرفان میں حاضر ہوتے اور اکثر رات دس گیارہ بجے واپس گھر آتے۔والد صاحب ایسے مسحور ہوئے کہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ کاروبار چھوڑ کر قادیان میں ہی دھونی رما کر بیٹھ جائیں گے۔آپ کا کہنا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی دولت سے نوازا ہیکہ میری تین چار پشتوں کے لئے کافی ہے۔میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا۔لیکن یہ امر میرے اختیار میں نہ تھا۔میری انتہائی خوش قسمتی اور خوش بختی ہیکہ چنیوٹ جیسی سنگلاخ زمین میں پیدا ہونے کے باوجود مجھے مامور زمانہ پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔اور میں اس موعود کی روحانیت سے مستفید ہوا جو حسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی نظیر ہے۔یہ شعر اکثر آپ کے وردِ زباں رہتا۔

اِک زماں کے بعد آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کب آویں یہ دن اور یہ بہار

والدہ صاحبہ کئی وجوہات سے اس پروگرام کی سخت مخالف تھیں۔گھر کی فضا ہفتہ عشرہ بہت کشیدہ رہی۔مذکورہ پروگرام کی موافقت و مخالفت میں روزانہ ہی دلچسپ مباحثہ ہوتا والد صاحب کئی واقعات سناتے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلاں فلاں صحابی کو اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو ارشاد فرمایا کہ قادیان آ کر سکونت اختیار کرو۔

والدہ صاحبہ کی یہ دلیل تھی کہ ایک لحاظ سے تو قادیان میں ہی آپ کی سکونت ہے۔مکان خرید کر لیا ہے۔بال بچے یہاں کے روحانی ماحول میں پرورش پا رہے ہیں۔لیکن بچوں کا مستقبل اس امر کا متقاضی ہے کہ آپ کاروبار کو خیر باد نہ کہیں۔خدا تعالیٰ کے فرستادے اور خلفاء روحانی طبیب ہوتے ہیں ہر مریض کی علیحدہ تشخیص فرما کر اس کے مناسبِ حال نسخہ تجویز فرماتے ہیں۔رسولِ پاک ﷺ نے کسی صحابہ کو نصیحت فرمائی کہ سب سے بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت کرنا ہے۔کوئی اگر عبادت میں کمزور تھا تو اس کے مناسبِ حال یہ نسخہ تجویز فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی نمازوں کی بروقت ادائیگی ہے۔کسی کو جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

باہمی بحث و مباحثہ سے مفاہمت نہ ہو سکی۔بالآخر طے پایا کہ حضرت المصلح الموعودؓ سے ہی راہنمائی حاصل کی جائے۔اور دونوں اس بات پر متفق ہوئے کہ حضور کی ہدایت کے دونوں پابند ہونگے۔

والد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدہ صاحبہ کے نمائندہ کے طور پر یہ خاکسار ہمراہ تھا۔ والد صاحب نے اپنی دلی خواہش کا اظہار بلا کم و کاست کیا۔ حضور نے جو ارشاد فرمایا اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

۱) کیا اس بات کی گارنٹی آپ نے حاصل کر لی ہیکہ یہ تین چار پشتوں والی دولت ہمیشہ آپ کے پاس رہیگی؟ اگر آپ کی ضروریات سے وافر دولت آپ کے پاس ہے تو اسلام اور احمدیت کی پہلے سے زیادہ خدمت کریں۔

۲) رسولِ پاک ﷺ کا ارشاد ہیکہ بنے ہوئے کام اور روزگار کو بلا وجہ نہ ترک کرنا چاہئے۔

۳) اگر آپ اس وقت کاروبار چھوڑ کر بیٹھ جائیں گے تو آپ کے بچے بڑے ہو کر کبوتر اڑائیں گے۔

حضور کے مشورہ پر والد صاحب نے عمل کیا۔ کاروبار کو خیر باد کہنے کا ارادہ ترک کیا۔ اور واپس کلکتہ چلے گئے۔ خدا تعالیٰ کے پیاروں کے منہ سے عمومی رنگ سے نکلی ہوئے باتیں اکثر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہیں۔ اس واقعہ کے قریباً دو سال بعد ہی 1946ء میں کلکتہ میں وسیع پیمانے پر ہندو مسلم فساد رونما ہوئے۔ ہماری تجارت بکلی تباہ ہوگئی۔ سکنی مکانات جلا کر خاک کر دئے گئے۔ کار نذرِ آتش ہوئی۔ اور تین چار پشتوں والی دولت ایک قصہء پارینہ ہو گئی۔ 1947ء میں قادیان میں خریدی ہوئی وسیع جائیداد بھی ہاتھ سے نکل گئی۔

والد صاحب نے ہمّت نہ ہاری۔ نئے سرے سے کاروبار کیا۔ ا۔ب۔ت شروع کی گئی۔ 1958ء تک مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اپنے فضلوں سے نوازا تو اسلام اور احمدیت کی راہ میں اپنے آخری وقت تک بے دریغ خرچ کرتے رہے۔

خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے موافق حضور اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اپنے نقطۂ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے۔ حضور کے کلمات آپ کے عشاق کے دلوں کو لبھاتے اور گرماتے رہیں گے۔ آپ کے کارنامے قیامت تک تابندہ رہیں گے۔ اب تو خدا تعالیٰ کے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ قریب سے قریب چلا آتا ہیکہ:

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

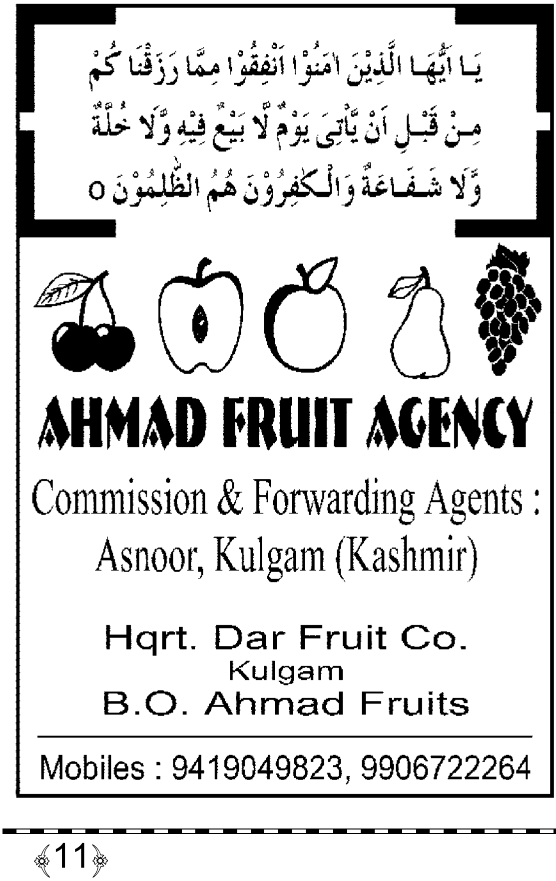

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم علمی شاہکار کتاب ''دعوۃ الامیر''

(سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ کشن گڑھ)

وہ وجود جو امام مہدی علیہ السلام کے لئے قربت اور رحمت کا نشان تھا' جو فضل اور احسان کا نشان تھا' جو فتح اور ظفر کی کلید تھا' جس کے ذریعہ دین اسلام اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا، جس کو مقدس روح دی گئی تھی، آج راقم الحروف اس مایہ ناز ہستی اور سپوت اسلام کے لاتعداد مقدس زریں کارناموں میں سے صرف ایک عظیم علمی کارنامہ کے ایک حصہ پر اپنے ذوق کے مطابق ہی کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کریگا۔ یقیناً اس موعود فرزندؓ کا علمی کارنامہ وہ پرشوکت اور تابناک علمی کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک عظیم الشان یادگار رہے گا اور نہ معلوم کس وقت کس قدر شاندار نتائج پیدا کرتا جائے گا۔ جی ہاں سیدنا مصلح موعودؓ نے پاک محمد مصطفیٰ ﷺ اور امام مہدی علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے علمی اور قلمی خدمات کے ذریعہ ایک دنیا کو خیرہ کر دیا خاص کر اپنے زمانہ میں بادشاہوں اور والیان حکومت کو بھی خوب خوب اسلام اور احمدیت کی طرف دعوۃ دی۔ نہ صرف دعوۃ دی بلکہ ان پر اسلام کی شوکت اور حقانیت کو ایسے دلآویز رنگ میں آشکار کیا کہ عقل سلیم اسے دیکھ کر عش عش کر اٹھتی ہے۔ چنانچہ من جملہ متعدد دعوۃ اسلام اور پیغام احمدیت کے پہنچانے کے سلسلہ میں آپ نے ایک بے بہا لطیف تصنیف ''دعوۃ الامیر'' کتاب بھی تالیف فرمائی جس کے ذریعہ سابق ''شاہ کابل امیر امان اللہ خان کو وہ آواز پہنچانے کی کوشش فرمائی جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرکز محمدیت پر جمع کرنے کے لئے بلند ہوئی تھی۔ آپؓ نے اس مشہور گرانقدر تصنیف میں احمدیہ عقائد۔ احمدیت کی حقیقت اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی صادقہ پر ایسے اچھوتے اور ایمان افروز اور پر فصاحت و بلاغت دلائل و براہین کے ساتھ روشنی ڈالی ہے کہ کوئی شخص اسلام اور حضرت رسول کریم ﷺ پر ایمان کامل اور ان سے سچی محبت رکھتے ہوئے ممکن نہیں کہ اس ندائِ آسمانی کو رد کردے۔ اور اس مقدس سلسلہ میں داخل نہ ہو جس کے بغیر آج نہ صحیح اسلام مل سکتا ہے نہ محمد رسول اللہ ﷺ مل سکتے ہیں نہ خدا ہی مل سکتا ہے اور جس کے ساتھ درحقیقت آئیندہ دینی و دنیوی برکات بھی وابستہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ دنیا کے زبردست بادشاہ بھی اس میں داخل ہو کر فخر محسوس کریں گے اور چاہیں گے کہ اس زمانہ کی گدائی پر اپنی بادشاہت کو قربان کر دیں۔ اس تصنیف منیف ''دعوۃ الامیر'' کا ایک ایک فقرہ سلیم الفطرت انسان کے دل کی گہرائیوں میں گھستا چلا جاتا ہے اور سلیم العقل انسان کی عقل و فہم لفظ لفظ سے ناقابل بیان لذت و سرور حاصل کرتی ہے اور ایک ایک جملہ گویا فصاحت و بلاغت کا بھی شیریں و لذیذ چشمہ ہے۔ ایک ایک عبارت میں سے فوق العقل فصاحت و لطافت کا پرکیف چشمہ پھوٹ پھوٹ کر باہر آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے طبیعت سیر ہونے میں ہی نہیں آتی باوجود اس ظاہری خوبی کے ہر فقرہ کی تہ میں علمی اور عقلی دلائل و براہین کا مواج دریا بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جن کا منبع قرآن کریم اور کلام رسول کریم صلی

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

علیہ وسلم سے ہے۔نمونہ کے طور پر چند ایک اقتباس راقم الحروف پیش کرتا ہے۔

اے امیر! ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔بعض لوگ اس جگہ شبہ پیدا کیا کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ کامل وجود تھے اس لئے آپ کے بعد اب کسی مصلح اور رہنما کی ضرورت نہیں اب قرآن کریم ہی مصلح ہے اور اس کی قوت قدسیہ ہی رہنما ہے۔ یہ خیال ان لوگوں کا بظاہر تو نہایت خوبصورت نظر آتا ہے مگر اس پر غور کیا جائے تو قرآن کریم اور حدیث اور عقل اور مشاہدات کے صریح خلاف معلوم ہوتا ہے۔قرآن کریم اور حدیث کے خلاف اس لئے کہ ان میں صاف طور پر آئیندہ زمانوں میں مجددین اور مامورین کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔اگر رسول کریم ﷺ کے بعد کسی مجدد کا مبعوث ہونا یا مامور کا کھڑا کیا جانا رسول کریم ﷺ کے کامل ہونے کے خلاف ہوتا تو آپ کو سب نبیوں کا سردار بنانے والا خدا اور کمال تک پہنچانے والا آقا خود ہی کیوں آئیندہ زمانے میں مجددین اور مامورین کی بعثت کا وعدہ دیتا۔کیا وہ اپنے کام کو آپ توڑتا اور اپنے قول کو آپ رد کرتا؟ اور پھر کیوں رسول کریم ﷺ آئیندہ زمانے میں مجددین اور مامورین کی آمد کی اطلاع دیتے؟ کیا آپ ﷺ کی نسبت ہم زیادہ واقف ہیں کہ آپ ﷺ تو اپنے بعد بہت سے مجددین کی خبر دیں اور بعض مامورین کی آمد کی اطلاع دیں۔ لیکن ہم اسے آپ ﷺ کی شان کے خلاف سمجھیں“۔ (دعوۃ الامیر صفحہ ۶۲)

فرمایا”کسی زمانے کے پہچاننے کا بھی وہی طریق ہے جو کسی ایک آدمی کے پہچاننے کا طریق ہے جب ہمیں کسی ایسے شخص کا پتہ کسی کو دینا ہو جس کو اس نے پہلے نہیں دیکھا اور جس کا وہ واقف نہیں تو اس کا یہی طریق ہے کہ ہم اس کی شکل اور اس کے قد اور اس کے رنگ اور اس کی عادات اور اس کے کمالات اور اس کے متعلقین کے نشانات اور اس کے گھر کا نقشہ وغیرہ بتا دیتے ہیں۔ مثلاً یہ بتا دیں کہ اس کا قد لمبا ہے اور رنگ سفید ہے اور جسم نہ دبلا ہے نہ موٹا ماتھا چکلا ہے اور ناک بالا ہے اور آنکھیں موٹی موٹی اور ہونٹ موٹے ہیں اور ٹھوڑی بڑی ہے اور وہ عربی کا مثلاً عالم ہے اور مسلمانوں میں سے ہے اور اس کی قوم کے لوگ مثلاً اس کے دشمن ہیں ااور اس کے اخلاق نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں اس کا گھر اس شکل کا ہے اور اس کے اردگرد کے گھر اس شکل کے ہیں اگر اس قدر علامات بتا کر ہم کسی شخص کو کسی گاؤں میں بھیجیں تو اس شخص کا پہچان لینا اور باوجود لوگوں کے دھوکا دینے کے اس کا دھوکا نہ کھانا بالکل سہل امر ہے اگر کوئی خاص زمانہ بتانا ہو تو اس کے پہچاننے کا یہی طریقہ ہے کہ اس زمانہ میں مثلاً آسمانی کرّوں کی کیفیت اور ان کا مقام بتا دیا جائے زمین کے اندر تغیرات جو اس وقت ہونے والے ہوں وہ بتا دئے جاویں،اس وقت کے جو سیاسی حالات ہوں وہ بتا دئے جاویں اس وقت کی تمدنی حالت بتا دی جائے اس وقت کی مذہبی حالت بتا دی جائے اسوقت کی علمی حالت بتا دی جائے اسوقت کی عملی حالت بتا دی جائے اخلاقی حالت بتا دی جائے اس وقت کے تعلقات مابین الاقوام بتا دئے جاویں اس وقت کے ترفہ یا اس وقت کی غربت کی حالت بتا دی جائے اور اس زمانے کے میل ملاپ کے طریق اور سفر کے ذرائع پر روشنی ڈال دی جائے اگر ان حالات کو بیان کر دیا جائے اور پھر ایک شخص جس کو پہلے سے اس زمانے کے حالات بتا دئے گئے ہیں اس زمانے کو پالے تو یقیناً وہ اس زمانے کو دیکھتے ہی پہچان لے گا اور اس کا پہچاننا اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔ یہ شناخت کا طریق ایسا ہوگا کہ اس میں شبہ کی گنجائش ہی نہ رہے گی۔ یہ وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی شناخت کے لئے اس کے زمانے کا نقشہ کھینچ دیا ہے تا اسلامی فرقوں کے اختلاف کے وقت

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

لوگ ایسی روایات نہ بنالیں جن کی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی مسعود کا پہچاننا مشکل ہو جائے چنانچہ گو لوگوں نے جھوٹی علامتیں تو بنائی ہیں مگر وہ اس نقشے پر چونکہ کچھ بھی تصرف نہیں رکھتے جو رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا تھا اس لئے ان کی کوششیں بالکل رائیگاں گئی ہیں اور اب بھی جو شخص رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے نقشے پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالے تو اس کی زبان سے بے اختیار نکل جائے گا کہ یہی مسیح موعود اور مہدی مسعود کا زمانہ ہے۔'' ایضاً صفحہ 69 تا 70۔

آخر پر صرف ایک اور اقتباس کو خاکسار پیش کر رہا ہے اس اقتباس میں کس خوبصورتی کے ساتھ خدا کے شیر سیدنا مصلح موعودؓ والی افغانستان پر حجت کرتے ہیں۔فرمایا:

''میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ احمدیت کے باہر اللہ تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ ہر ایک شخص جو اپنے دل کو ٹٹولے گا اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر وہ یقین اور وثوق نہیں جو قطعی اور یقینی باتوں پر ہونا چاہئے اور نہ وہ اپنے دل میں وہ نور پائے گا جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا چہرہ نظر نہیں آ سکتا۔ یہ یقین اور وثوق اور یہ نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے باہر کہیں نہیں مل سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سب کو ایک نقطے پر جمع کرے، مگر کیا کوئی شخص جو موت پر نظر رکھتا ہے اس زندگی پر خوش ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے دوری میں کٹے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ نہ ملے۔ پس اس نور کو حاصل کیجئے اور اس یقین کی طرف دوڑیئے جو احمدیت ہی میں حاصل ہو سکتا ہے اور جس کے بغیر زندگی بالکل بے مزہ اور بے لطف ہے اور دوسروں پر سبقت لے جایئے تا کہ آئندہ نسلوں میں بھی آپ کا نام ادب اور احترام کے ساتھ لیا جائے اور زمانے کے آخر تک آپ کے نام پر رحمتیں بھیجنے والے موجود ہوں۔

بیشک اللہ تعالیٰ کے سلسلوں میں داخل ہونے والے انسان بڑے بوجھ کے نیچے دب جاتے ہیں مگر ہر ایک بوجھ تکلیف نہیں دیتا، کیا وہ کسان جو اپنی سال بھر کی کمائی سر پر رکھ کر اپنے گھر لاتا ہے بوجھ محسوس کرتا ہے یا وہ ماں جو اپنا بچہ گود میں اٹھائے پھرتی ہے محسوس کرتی ہے؟ اس طرح اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں حصہ لینا اور اس کے لئے کوشش کرنا مومن کے لئے بوجھ نہیں ہوتا، دوسرے اسے بوجھ سمجھتے ہیں مگر وہ اسے عین راحت خیال کرتا ہے۔ پس ان ذمہ داریوں سے نہ گھبرایئے جو حق کو قبول کرنے سے انسان پر عائد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی عنایتوں کو سوچتے ہوئے اس بوجھ کے نیچے اپنا کندھا دے دیجئے، جس کا اٹھانا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے آپ بادشاہ ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور آپ اور دوسرے انسان برابر ہیں، جس طرح ان پر خدمت اسلام کا فرض ہے آپ پر بھی فرض ہے اور جس طرح ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ماموروں کا ماننا ضروری ہے آپ ﷺ کے لئے بھی ضروری ہے پس اللہ تعالیٰ کے حکموں اور اس کی تقسیموں کو قبول کیجئے۔ اور اس کے قائم کردہ سلسلے میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیجئے کہ ان میں سب سے چھوٹا آپ کی ساری مملکت سے بڑا اور زیادہ قیمتی ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں **من فارق الجماعة شبرا فلیس منا**۔ پس اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت سے جدا رہنا نہایت خوف کا مقام ہے اور خصوصا بادشاہوں کے لئے کہ ان پر دوہری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایک ان کی اپنی اور ایک ان کی رعایا کی، بہت سے نادان دین کے معاملے میں بھی اپنے بادشاہ کی طرف دیکھتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی غلطیوں کے ذمہ دار ان کے بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے قیصر کو خط لکھا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو اسی امر کی طرف توجہ دلا کر حق کو جلد قبول کرنے کی ترغیب دی تھی اور تحریر فرمایا تھا کہ **فان تولیت فعلیک اثم الاریسیین** کہ اگر تو نے انکار کر دیا تو تجھ پر زمینداروں کا گناہ بھی ہوگا۔ پس آپ حق کو قبول کر کے اپنی رعایا کے راستے سے وہ روک ہٹا دیں جو آپ کے راستے میں حائل ہے تا کہ اس کے گناہ آپ کو نہ دیئے جائیں بلکہ ان کی نیکیاں آپ کو ملیں کیونکہ جس طرح وہ بادشاہ جو حق کا انکار کر کے دوسروں کے لئے روک بنتا ہے ان کے گناہوں میں شریک قرار دیا جاتا ہے اسی طرح وہ بادشاہ جو حق کو قبول کر کے دوسروں کے لئے حق کے قبول کرنے کا راستہ کھولتا ہے ان کے ثواب میں شریک کیا جاتا ہے۔ یہ دنیا چند

روزہ ہے اور نہ معلوم کہ کون کب تک زندہ رہے گا آخر ہر ایک کو مرنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔اس وقت سوائے صحیح عقائد اور صالح اعمال کے اور کچھ کام نہیں آئے گا۔غریب بھی اس دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے اور امیر بھی، نہ بادشاہ اب تک اس دنیا سے کچھ لے گئے نہ غریب یہ ساتھ جانے والا صرف ایمان ہے یا اعمال صالحہ۔پس اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لائیے تا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو امن دیا جائے اور اسلام کی آواز کو قبول کیجئے تا سلامتی سے آپ کو حصہ ملے۔میں آج اس فرض کو ادا کر چکا جو مجھ پر تھا۔اللہ تعالیٰ کا پیغام میں نے آپ کو پہنچا دیا ہے اب ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔ہاں مجھے آپ سے امید ضرور ہے کہ آپ میرے خط پر پوری طرح غور کریں گے۔اور جب اس کو بالکل راست اور درست پائیں گے تو وقت کے مامور پر ایمان لانے میں دریغ نہیں کریں ۔ اللہ تعالیٰ کرے ایسا ہی ہو۔......ایضاً صفحہ 282 تا 284

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

حضرت مصلح موعودؓ اور پیشوایانِ مذاہب کا احترام

(گیانی مبشر احمد خادم استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

تاریخ مذاہب میں اٹھارویں صدی کا نصف آخر اور انیسویں صدی کا آغاز خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کے درمیان نظریاتی جنگ لڑی جارہی تھی اور ہندوستان میں تمام بڑے بڑے مذاہب پائے جاتے تھے۔اس لئے ہندوستان مذہبی جنگوں کی یلغار کا اکھاڑا بن گیا تھا۔

تمام مذاہب والے اپنے مذہب، مذہبی کتب و مذہبی پیشواؤں کی تعریف کرتے اور دوسروں کی توہین وتکذیب۔ چنانچہ پروفیسر برہم جگدیش سنگھ ایک مقام پر اسی قسم کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

''انگریزاں نے پنجاب وِچ عیسائی دھرم دے پرچار نوں اتشاہت کیتا۔ اِتھوں تک کی جولائی 1852ء وِچ دربار صاحب امرتسر وی حد دے اندر اک سکھ سیوادار داؤ دسنگھ دے عیسائی دھرم وِچ پرویش کرن دی رسم ادا کیتی گئی۔1853ء وِچ دو ہزار سکھاں نوں عیسائی بنائیا گیا۔عیسائی پادری کھلم کھلے روپ وِچ سری گروگرنتھ صاحب واستے اپمان جنک بھاشا دا پریوگ کردے سن''

(پنجابی بھاشا تے پنجابی ساہت دا اتہاس شائع کردہ پنجابی یونی ورسٹی پٹیالہ صفحہ۴)

ترجمہ: انگریزوں نے پنجاب میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کو پھیلایا یہاں تک کہ جولائی 1852ء میں دربار صاحب امرتسر کی حد کے اندر ایک سکھ خدمتگار داؤ دسنگھ کے عیسائی مذہب میں داخل ہونے کی رسم ادا کی گئی۔1853ء میں دو ہزار سکھوں کو عیسائی بنایا گیا۔عیسای پادری کھلم کھلے طور پر شری گرو گرنتھ صاحب کے لئے ناقابل برداشت زبان کا استعمال کرتے تھے۔یہی صورت حال دیگر مذاہب کے ماننے والوں اور خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ تھی۔

ایسے پُر آشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو امن کا پیغامبر بنا کر مبعوث فرمایا آپ نے تمام مذاہب کو صلح وآشتی کے ساتھ رہنے کا پیغام دیا دوسرے مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کا احترام کرنے کی ہمدردانہ نصیحت فرمائی الٰہی بشارات کے مطابق آپؑ کے بعد آپ کے خلفاء نے آپ کے اس عظیم الشان کام کو آگے بڑھایا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں اس اہم کام کو نہایت شان کے ساتھ انجام دیا اور یہ آپکا ایک عظیم الشان کارنامہ بھی ہیکہ آپؓ نے دنیا کو ایک ایسا پلیٹ فارم عطا کیا جس کے ذریعہ تمام مذاہب والوں نے ایک دوسرے کے پیشوایان کی سیرت کا مطالعہ کر کے انکی تعریف وتوصیف فرمائی۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ آپؓ کے اس عظیم کارنامے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے جو کچھ کیا وہ آپؓ کی اسلامی محبت اور ملّی خلوص کی ایک نہایت روشن مثال ہے۔مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپؓ کا دل دوسری قوموں کی خیر خواہی اور ملک کی عمومی ہمدردی کے جزبات سے خالی ہے۔ چنانچہ آپؓ نے ان کاروائیوں کے معاً بعد جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے یعنی 1928ء کے اوائل میں ایک ایسا قدم اٹھایا جو نہ صرف مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ بلکہ مسلمانوں کو ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام کے ساتھ محبت اور موالات کی پختہ زنجیر میں پرونے والا تھا۔آپؓ نے ملک کی زہر آلود فضا کو دیکھتے ہوئے یہ تجویز فرمائی کہ چونکہ ہندوستان کی مختلف قوموں کے باہمی افتراق کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو محبت اور عزت کی نظر سے دیکھا جاتا اس لئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہئے جس سے مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کے لئے عزت اور محبت کے جزبات پیدا ہو جائیں۔

اس اصول کے ماتحت آپ نے یہ تجویز فرمائی کہ ہر قوم اپنے اپنے مذہب کے بانی اور پیشوا کی سیرت وسوانح کے بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن منایا کرے اور اس دن نہ صرف خود اس مذہب کے پیرو بلکہ دوسرے مذاہب کے متبعین بھی ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس مذہب کے بانی کے

پاکیزہ حالات لوگوں کو سنائیں تاکہ لوگوں کے دلوں سے بدگمانی اور نفرت کے جزبات دور ہو کر ان کی جگہ حسن ظنی اور محبت کے جزبات پیدا ہو جائیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ آئندہ ہم لوگ مقدس بانی اسلامؐ کی سیرت اور حالات سنانے کے لئے سال میں ایک دن ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جلسہ کیا کریں گے اور ہماری طرف سے لوگوں کو یہ عام دعوت ہیکہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہمارے پلیٹ فارم پر آکر ہمارے رسولؐ کے پاکیزہ حالات پر اظہار خیال کریں تاکہ یہ آپس کی دوری کم ہو اور ایک دوسرے کے متعلق محبت اور قدر شناسی کے جزبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں چنانچہ آپؓ کی اس تجویز کے مطابق آنحضرتﷺ کے متعلق اس قسم کا دن 1928ء سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں ہر سال منایا جاتا ہے اور یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ کئی شریف اور معزز ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان اور عیسائی صاحبان ہمارے جلسوں میں شریک ہو کر آنحضرتﷺ کی پاکیزہ سیرت اور پاک تعلیم اور نیک کارناموں کے حالات سناتے ہیں۔ جن سے آہستہ آہستہ ملک کی فضا بہتری کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی تجویز فرمائی تھی کہ دوسری قومیں بھی اسی طرح اپنے مذہبی پیشواؤں کے متعلق سال میں ایک دن منایا کریں تاکہ مسلمانوں کو بھی ان بزرگوں کے پاکیزہ حالات بیان کرنے کا موقعہ مل سکے۔ مگر افسوس ہیکہ ابھی تک دوسری قوموں نے اس طرف توجہ نہیں کی بالآخر 1939ء میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بوجھ بھی اپنے سر پر لے لیا۔ اور جماعت احمدیہ کو ہدایت دی کہ جہاں وہ سال میں ایک دن آنحضرتﷺ کی سیرت کے لئے منایا کرتے ہیں وہاں ایک دن دوسرے پیشوایان مذاہب کے لئے بھی منایا کریں چنانچہ اس ماہ دسمبر کے ابتداء میں تمام ہندوستان کی احمدی جماعتوں نے یہ دن بڑے اخلاص اور دھوم دھام سے منایا اور اپنے انتظام کے ماتحت جلسے کر کے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت بابا نانکؒ اور دوسرے بانیان مذاہب کی تعریف میں پُر اخلاص تقریریں کیں۔ اور نعتیں نظمیں پڑھیں۔ یقیناً یہ ایک نہایت مبارک اقدام ہے جسے اگر خلوصِ قلب اور مستقل مزاجی کے ساتھ نبھایا گیا تو وہ ملک کی زہریلی فضا کو صاف کرنے میں بہت بھاری مدد دیگا اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ہندوستان کی مختلف قوموں پر ایک ایسا عظیم الشان احسان ہے کہ وہ اس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔'' (سلسلہ احمدیہ صفحہ 396 تا 398)

حضرت مصلح موعودؓ نے یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد رکھ کر تمام قوموں پر ایک عظیم احسان کیا اور اس کا اعتراف خود غیروں نے کیا۔ چنانچہ تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ ''اس فیصلہ کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں پہلا یوم پیشوایان مذاہب نہایت نہایت جوش وخروش سے 3 دسمبر 1939ء کو منایا گیا اور بہت سے غیر مسلم معززین نے ان جلسوں میں شمولیت کی۔ اور بعض جگہ تو خود غیر مسلموں نے جلسوں کا انتظام کیا اور اشتہار وغیرہ شائع کروائے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس جلسہ کی بناء رکھ کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ غرض یہ جلسے ہر طرح کامیاب رہے اور آئندہ کے لئے جلسہ سیرت النبیﷺ کی طرح ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ان کا انعقاد ہونے لگا جو اب تک کامیابی سے جاری ہے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 569 تا 570)

حضرت مصلح موعودؓ نے جہاں ایک طرف یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد رکھ کر پیشوایان مذاہب کا احترام لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا۔ وہیں دوسری

®
BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

طرف اپنی تقاریر خطابات مضامین و کتب میں تمام مذاہب کے پیشوایان کی تعریف و توصیف فرما کر افراد جماعت کے دلوں میں تمام پیشوایان مذاہب کا احترام اور ان کے لئے محبت کے جزبات پیدا کر دئے۔

چنانچہ ایک مقام پر آپؓ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کریم میں اصولی طور پر یہ بات بیان کی ہے کہ

ان من امّة الا خلا فيها نذير. (فاطر:25)

یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت دینے والا نہ آیا ہو۔اسی طرح فرماتا ہے

ولكل قوم هاد. (الرعد:8)

ہر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی ہادی گزرا ہے۔نذیر کے معنی نبی کے بھی ہوتے ہیں۔(اقرب الموارد جلد۲ صفحہ نمبر ۱۲۸۸ مطبوعہ ۱۸۸۹ء)

مگر نذیر کے لغوی معنی ڈرانے والے کے ہوتے ہیں یعنی جب قوم سوئی ہوئی ہوتی ہے تو وہ انہیں آ کر ہوشیار کرتا ہے۔اس کے معنی زیادہ تر ریفارمر (REFORMER) کے بھی سمجھے جاسکتے ہیں۔مگر ہادی کے معنوں میں نبوت زیادہ واضح ہے اور یوں قرآنی محاورہ کے مطابق بھی لغت کے لحاظ سے بھی نذیر کے معنی نبی کے بھی ہوتے ہیں۔غرض قرآن کریم نے بتایا ہیکہ دنیا کی ہر قوم میں کوئی نہ کوئی نبی یا کم از کم ریفارمر ضرور آیا ہے۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں حضرت کرشنؑ اور رام چندر جی کو نبیوں کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور ان کا نام اوتار رکھا جاتا ہے۔رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمه کاھنا یعنی ہندوستان میں ایک سیاہ فام نبی گزرے ہیں جنکا نام کنہیا یعنی کرشن تھا۔اب دیکھو ہندو کہتے ہیں کہ مسلمان ہمارے دشمن ہیں لیکن قرآن کہتا ہے ولکل قوم ھاد ہندوستان میں بھی ہمارے بعض بزرگ بندے گزرے ہیں اور جب ہندوستان میں بھی محمد رسول ﷺ کا ایک بھائی گزرا ہے تو اس کی اولاد کے ہم دشمن کیسے ہو سکتے ہیں۔مسلمان ہرگز ہندوؤں کے دشمن نہین کیونکہ ہندو حضرت کرشنؑ اور رام چندر جی کی اولاد ہیں یا کم سے کم ان کی امت ہیں اور ان کے ماننے والے ہیں اور ہم محمد رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں اور محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالی واذ کر فی الکتاب مریم)

پس کرشنؑ اور رام چندر جیؑ بھی آنحضرت ﷺ کے بھائی تھے اور رسول اللہؐ کے بھتیجوں کے ہم دشمن کیسے ہو سکتے ہیں۔جو لوگ ہمارے آقا کے بھتیجے ہونگے نہ ہمارا آقا ان کا دشمن ہوگا اور نہ ہم ان کے دشمن ہونگے۔یہ محض غلط فہمی اور ضد ہے ورنہ مسلمان جو قرآن کریم سمجھتا ہے وہ نہ کسی ہندو کا دشمن ہوسکتا ہے اور نہ اس کی عداوت اس کے اندر پیدا ہوسکتی ہے۔'' (سیر روحانی صفحہ 773 تا 774)

ایک اور مقام پر حضرت مصلح موعودؓ پیشوایان مذاہب کے احترام میں فرماتے ہیں کہ'' ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر نیکی اور خلق کے پھیلانے والے گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی راستی کا سکہ بٹھا دیا تھا وہ سب کے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جسے مختلف زبانوں میں اللہ یا گاڈ یا پرمیشور کہا گیا ہے۔ہندوستان کے راستباز رام چندرؑ، کرشنؑ ایران کا راستباز زرتشتؑ مصر کا راستباز موسیٰؑ ناصرہ کا راستباز مسیحؑ پنجاب کا ایک راستباز نانکؒ پھر سب راستبازوں کا سرتاج عرب کا نور محمد مصطفیٰ ﷺ جس کو اس کی قوم نے بچپن سے صادق کا خطاب دیا اور جو کہتا ہے فقد لبثت فیکم عمراً (یونس:۱۷)

میں نے تم میں اپنی عمر گزاری ہے کیا تم میرا کوئی جھوٹ ثابت کر سکتے ہو اور اس کی قوم کوئی اعتراض نہیں کرتی اور ان کے علاوہ اور ہزاروں راستباز وقتاً فوقتاً دنیا میں ہوئے ہیں یک زبان ہو کر پکارتے ہیں کہ ایک خدا ہے۔'' (انوار العلوم جلد اول صفحہ 418 تا 419)

پس آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دنیا کو پیشوایان مذاہب کا احترام کرتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ رہنے کی توفیق دے۔آمین

حضرت مصلح موعودؓ کا دشمنوں سے حسن سلوک

(وجاہت احمد ابن ڈاکٹر بشارت احمد متعلم جامعہ احمدقادیان)

"شاخ ہائے سد رہ پر گر تو نشیمن ساز ہے
عالم ملکوت سے تو کچھ اگر ہمراز ہے
تو میرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ
نقش ان کے حسن کا در پر دہ تحریر کھینچ
پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ وہ نکتہ ہے جہاں ادر اک بھی لاچار ہے"

حضرت مصلح موعودؓ کی ذات گرامی اور آپؓ کے مقام اور مرتبہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کے آئینہ میں دیکھا جائے تو حسب ذیل تحریر ایک غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:

"قد اخبر رسول اللهﷺ انّ المسیح الموعود یتزوّج و یولد لہ ففی ھذا اشارة الیٰ انّ الله یعطیه ولدًا صالحاً یشابه اباہ ولا یاباہ ویکون من عبادالله المکرمین.

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد۵صفحہ۵۷۸)

کہ رسول اللہؐ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح موعودؑ یقیناً شادی کریگا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ دراصل اس میں اشارہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے یقیناً ایسا صالح بیٹا عطا فرمائیگا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اس کے خلاف نہیں ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

آنحضرتﷺ کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ یہ بھی فرماتے ہیں:

"فیه اشارة الیٰ انه یولد ولدٌ صالحٌ یضاھی کما لا ته"

(تحفہ بغداد۔روحانی خزائن جلد۷صفحہ۲۰۹)

کہ اس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہےکہ اس مسیح موعود کہ ہاں ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا جو اس کی مشابہت میں اس کے کمالات کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے اشعار میں مصلح موعودؓ کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کا پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

چنانچہ اس مصلح موعودؓ نے مخالفین سے جو حُسنِ سلوک کر کے ساری دنیا کو اپنے مصلح ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ رحمۃ للعالمین کے فدائی اور سچے عاشق کا طرز عمل کتنا دلکش ہے کہ اسلامی اخلاق سے مرصّع آپ کے دامن پر عفو اور رحم و محبت کے نمایاں نشانات اور خوبصورت نقش و نگار تو بکثرت جلوہ فگن ہیں لیکن نفرت، بغض، بے جا دشمنی، حسد اور ایسے ہی دوسرے اخلاق رزیلہ کا کوئی بدنما داغ اور دھبہ ہرگز ہرگز نہیں پایا جاتا۔

آپؓ فرماتے ہیں:

"میں کسی کا بھی دشمن نہیں گو ساری دنیا میری دشمن ہے مگر مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس میں میرے لئے خدا تعالیٰ کے عفو اور غفران کی علامت ہے کیونکہ جو کسی کا دشمن نہ ہو پھر بھی اس سے دشمنی کی جائے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔" (الفضل ۱۷جنوری ۱۹۴۵ءصفحہ۶)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو تحمل اور برداشت کی غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ بسا اوقات غیر از جماعت افراد اپنی ناواقفیت سے حضور کو برے لفظوں سے یاد کرتے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی برا بھلا بول دیتے مگر آپؓ اس طرح برداشت فرماتے کہ مخالف کو یہ بھی احساس نہ ہوتا کہ اس نے کوئی نامناسب حرکت کی ہے۔ اس قسم کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپؓ خود فرماتے ہیں:

"فیصل آباد میں ایک بیرسٹر تھے۔ میں جب حج کے لئے جا رہا تھا تو وہ بھی ڈگری لینے کے لئے اسی جہاز میں جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور ہندو

بیرسٹر بھی تھے جو ان دنوں لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ جب ان کو معلوم ہوا میں احمدی ہوں تو مذہبی گفتگو کا سلسلہ اور بھی لمبا ہونے لگا۔ وہ بعض اوقات بانی سلسلہ احمدیہ کو گالی بھی دے دیتے مگر میں تحمل سے جواب دیتا۔ آخر گیارہ دن کے بعد جب ہم سوئیز پہنچے تو نا معلوم کس طرح انہیں علم ہو گیا کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کا بیٹا ہوں۔ اس پر وہ بہت گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ معاف کیجئے مجھے علم نہ تھا اس لئے سخت الفاظ بعض اوقات مُنہ سے نکل گئے۔ میں نے کہا کہ اگر میں برا مانتا تو آپ سے کہہ دیتا۔ میں تو چاہتا تھا کہ اعتراض کریں۔ پس یہ چیز ہماری نگاہ میں کچھ ہستی ہی نہیں رکھتی۔''

(تحقیق حق کا صحیح طریق انوار العلوم جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۲)

غیر مسلموں سے حسن سلوک:

آپؓ کی رواداری اور وسعت قلبی کا دائرہ صرف جماعت کے افراد یا مسلمانوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ غیر مسلموں سے بھی آپؓ کا ایسا ہی سلوک تھا۔ اس کی ایک بہت عمدہ مثال درج ذیل ہے۔

''ایک دفعہ آریوں کا جلسہ ہوا جس میں انہوں نے احمدیوں کے خلاف بہت شور مچا دیا۔ جلسہ کے بعد ان کے لیکچرار خلیفہ ثانیؓ سے ملنے آئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ سنا ہے آپ کو جگہ کے متعلق تکلیف ہوئی آپ میرے پاس آتے میں مسجد میں انتظام کر دیتا۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ کیا آپ اپنی مسجد میں اس کی اجازت دے دیتے۔ آپؓ نے فرمایا کیوں نہیں اگر ہمارے آقا و مولا نے عیسائیوں کو مسجد میں اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دی تو میں آپ کو مسجد میں لیکچر کی اجازت کیوں نہیں دیتا۔'' (الفضل ۱۱۔ جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۶)

جماعت احمدیہ کے امام ہونے کے ناطے جماعت کے تمام معاند آپ کی زندگی میں سب سے زیادہ جسے دشمنی و نفرت کے قابل سمجھتے تھے وہ آپؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ ان دشمنوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جو دیانتداری سے اپنے مذہب کی حمایت کے جوش و جذبہ کی وجہ سے آپ کی مخالفت و دشمنی کو خدائی فریضہ سمجھتے تھے۔ ان کی دشمنی بغض و عداوت کے بجائے اسلام سے محبت اور احمدیت سے ناواقفیت اور عدم علم کی وجہ سے تھی۔ دوسری قسم ایسے افراد کی تھی جو اچھی طرح جانتے اور سمجھتے تھے کہ وہ اپنی دشمنی کی دکان جھوٹ و فریب سے چمکا رہے ہیں اور ان کا مقصد محض ذاتی اَنا کی تسکین یا مذہبی اجارہ داری کا قیام یا سیاسی تفوق و مرتبہ حاصل کرنا تھا۔ ایسے دشمن ہر طریق پر مخالفت جاری رکھنا اپنی زندگی کا مقصد و مدعا قرار دیتے تھے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجود ان لوگوں سے ہر طرح کی تکلیف اور مصائب پانے کے آپؓ ان کے لئے بھی ہمیشہ دعا گو ہی رہے۔ فرمایا

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اسکا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

اور ان کے معاملہ کو حوالہ بخدا ہی رکھا۔

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

احرار سے حسن سلوک:

حضورؓ کے کردار کا یہ عجیب روشن پہلو ہیکہ حضور نے اسلامی مفاد کے پیش نظر ایسے لوگوں سے بھی حسن سلوک فرمایا اور اتحاد و اتفاق کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش فرمائی چنانچہ ہماری تاریخ کا یہ ورق کتنا دلکش ہیکہ ہمارے جلیل القدر امام مسلم مفاد کی حفاظت کے لئے مسلم اکابرین کے اصرار پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر بننے پر رضامند ہوئے تو اس حیثیت سے حضورؓ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تمام مسلمانوں کو اس قومی کام کے لئے متحد کریں اور حضور نے سب سے پہلے احرار سے اس سلسلہ میں رابطہ فرمایا اور

''اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ''

کا انتہائی مخالف و نامساعد حالات میں عملی مظاہرہ فرمایا۔ ایک ایسے موقعہ پر جب احمدیت کے ایک شدید معاند و مخالف مولوی ظفر علی خان (جو اس زمانہ میں احرار میں شامل اور احراری مقاصد کے لئے وقف تھے) مسلم لیگ کی طرف سے ایک ایسے انتخاب میں امیدوار تھے جہاں ان کی شکست سے اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہوتے تھے تو حضرت فضل عمر کی ہدایت کے

مطابق جماعت احمدیہ کے فیصلہ کن ووٹ مولوی ظفر علی صاحب کی حمایت میں ڈالے گئے۔

قارئین کرام! حضور انورؓ کا کیا عمدہ حسن سلوک اپنے مخالفین کے ساتھ رہا اس کی اعلیٰ مثال درج ذیل ہے:

''عمر کے آخری حصہ میں مولانا ظفر علی خان بہت بیمار ہو گئے۔ فالج کا شدید حملہ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں حضرت اقدس بھی مری گئے ہوئے تھے اور مولانا بھی وہیں قیام رکھتے۔ حضور کو جب علم ہوا تھا تو آپؓ نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو بھیجا کہ ان کی صحت کا پوچھ کر آئے۔ جب وہ لوٹے اور حضور انور کو ڈاکٹری رپورٹ پیش کی حضور نے فوری طور پر کچھ رقم علاج کے لئے بھجوائی اور کچھ دوائیاں وغیرہ ارسال کیں اور تاکید کی کہ جب تک وہ مری میں ہیں باقاعدہ ان کی صحت کے بارے میں اطلاع دی جائے۔'' (ملت کا فدائی صفحہ ۳۰،۴۰)

ایک دفعہ قادیان میں قبرستان پر احراری ناجائز قبضہ کرنے پر ناکامیاب ہوئے۔ عدالت کی طرف رجوع بھی کیا مگر ان کو ہر جگہ ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔

اس موقعہ پر خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا:

''باوجود تمام مخالفتوں کے اگر آج بھی احرار کے لئے جگہ ختم ہو جائے تو کم سے کم میں اپنی زندگی تک کہہ سکتا ہوں کہ ان کو قبرستان کے لئے کوئی زمین خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ ان کے بھائیوں اور ہم مذہبوں سے پہلے ان کی تکلیف میں میں ان کی امداد کرنے کے لئے تیار رہونگا۔''

(الفضل ۲۵۔۱۹۳۶ء صفحہ ۶)

شیعوں سے حسن سلوک:

قادیان سے باہر کسی جگہ سنّی مسلمانوں نے شیعوں کا تعزیہ روکنے کے لئے احمدیوں کو بھی تعاون کرنے کی درخواست کی۔ حضور سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو حضور نے کسی کی مذہبی رسوم عبادات میں دخل اندازی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

''ہمیں اس سے کیا کوئی کرے یہ ناجائز ہے کہ کسی کی مذہبی رسوم کو بند کرانے کی کوئی کوشش کرے۔ اگر شیعوں کا تعزیہ بند کرانے کی وہ آج درخواست کرتے ہیں تو کل وہ آپ کی نماز کے بند کرانے کی کوشش کریں گے۔۔۔اسی بات میں آزادی ہے جس عبادت کو کوئی درست اور سچا سمجھ کر کرے۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۳ء صفحہ ۶)

''ایک دفعہ کسی وجہ سے شیخ غلام محمد صاحب مرحوم (جو اپنی مخصوص دماغی حالت کی وجہ سے بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے اور اسی وجہ سے حضور کے بھی شدید مخالف تھے) کے ساتھیوں نے احمدیہ بلڈنگس میں ہنگامہ کر کے مولوی صدر الدین صاحب (جو بعد میں امیر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام منتخب ہوئے) کو ضربات پہنچائیں۔ قادیان سے حضرت اقدس کا ارشاد مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب (جو اس وقت جماعت احمدیہ لاہور کے امیر تھے) کو ملا کہ مولوی صاحب موصوف کے پاس جا کر ان سے اظہار ہمدردی کیا جائے اور اگر ان کی کوئی خدمت اس ضمن میں ممکن ہو تو اس سے گریز نہ کیا جائے بلکہ ان سے دریافت کیا جائے کہ ہماری جماعت اس معاملہ میں ان کی کیا خدمت کر سکتی ہے اور اگر وہ کوئی خدمت لینا چاہیں تو پوری تندہی سے وہ خدمت بجا لائی جائے ان کی اہلیہ کی حضور نے کئی بار مالی معاونت فرمائی۔''

(ریکارڈ فضل عمر فائنڈیشن)

ایک مجاور سے حسن سلوک:

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں:

ربوہ کے آباد ہونے پر ضلع جھنگ کی ایک خانقاہ کے مجاور نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کو وہ اونٹ بہت پسند ہے۔۔۔لیکن خریدنے کی طاقت نہیں ہے جس پر حضور نے ایک خاص آدمی کو بھیج کر 600 روپے میں وہ اونٹ خرید کر اس کے حوالہ کر دیا۔ وہ حضور کی اس مہربانی پر بہت ہی ممنون ہوا۔۔۔اور باصرار کہتا رہا کہ کوئی خدمت میرے لائق۔

حضور نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آپ سے کسی خدمت کی ضرورت نہیں ہے۔''
(سوانح فضل عمر جلد۵ صفحہ ۱۲۸)

غیر معمولی تحمل:

مخالفوں کی اشتعال انگیز حرکات پر جوش میں نہ آنے اور بزرگوں کا طریق اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

''میرے پاس ایک شکایت پہنچی ہے کہ مصری صاحب بعض ساتھی ایک جگہ کھڑے تھے کہ انہوں نے میری تصویر لے کر اس کی ایک آنکھ چاقو سے چھید دی اور اس کے نیچے رنجیت سنگھ کا نام لکھ دیا اور ایسی جگہ پھینک دیا جہاں سے احمدی اٹھالیں۔ یہ شکایت پہنچانے والے دوستوں نے لکھا ہیکہ ہمین یہ دیکھ کر سخت غصہ اور جوش آیا حالانکہ اس میں جوش کی کونسی بات تھی۔ دشمن جب عداوت میں اندھا ہو جاتا ہے تو وہ اس قسم کے ہتھیاروں پر اترا کرتا ہے۔ پھر ہمارے لئے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہمارے بزرگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔''
(الفضل ۹ مارچ ۱۹۳۸ صفحہ ۶،۷)

ایسی بے نظیر غیر معمولی تحمل کی مثالیں صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہی مل سکتی ہیں۔ دنیا ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

منافقین سے حسن سلوک:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مخالفت کرنے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل تھے جو جماعت سے بظاہر تعلق رکھتے تھے۔ مگر جماعت کے بلند اخلاق کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے جب انہیں ان کی کسی بدمعاملگی یا کمزوری کی طرف توجہ دلائی گئی تو بجائے اپنے نفس کی اصلاح کرنے اور اصلاح کے لئے توجہ دلانے والے کا شکریہ ادا کرنے کے وہ غرور و تکبر کی وجہ سے شیطانی وساوس کا شکار ہو کر حضور کی مخالفت اور دشمنی پر اتر آتے۔

مخالفوں کے ان مخالفتوں کے اعتراضات میں سے وہ باتیں جن کا حضور کی ذات سے تعلق تھا اس کے متعلق حضور کا طریق مبارک تھا کہ آپ ''واذا مرّو بالّلغو مرّوا کراماً'' پر عمل کرتے ہوئے ان امور کو حوالہ بخدا فرماتے۔

آپؓ دل کے ایسے حلیم تھے کہ قصور واروں کے لئے برابر دعا فرماتے اور ان کی بہتری کے لئے کوشاں رہتے۔

آپؓ بذات خود کہتے ہیں۔

''بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ میں ان دوستوں سے ناراض ہوں جنہوں نے سوالات کئے ہیں۔ مگر میری یہ عادت نہیں ہے۔۔۔ میں اس وقت تک ان کے لئے تین دفعہ دعا کر چکا ہوں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہیکہ میں ان سے ناراض نہیں ہوں۔ اب بھی میں ان کے لئے دعا کرونگا۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ منافقوں نے انہیں دھوکہ دیا اور وہ ان کے دھوکہ میں آ گئے۔ ورنہ وہ مخلص ہیں میں ان سے ناراض نہیں ہوں اور منافقوں سے بھی ناراض نہیں ہوں۔ کیونکہ ہمارا کام اصلاح کرنا ہے۔ اگر ناراض ہوں تو پھر اصلاح کس طرح کریں۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۴۹،۵۰)

سب خوبیوں میں کامل پا کانِ حق میں شامل
محمود ابن مہدی یہ نوجوان ہمارا

احمدی دوستوں کو قلب عمیق سے نصیحت بربانِ حضرت مصلح موعودؓ پیش ہے۔
آپؓ فرماتے ہیں:

''میں نصیحت کرتا ہوں کہ دوسروں سے ملنساری پیدا کرو اخلاق فاضلہ یہ نہیں ہیں کہ جو تم سے ملتا ہے تم اس سے نرمی کا سلوک کرو بلکہ اخلاق فاضلہ کا منشاء یہ ہے کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ ان سے ملو اور ان سے ہمدردی اور عمدہ برتاؤ کرو۔۔۔۔۔''
(الفضل ۱۶۔ نومبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۷)

مضمون کے آخر پر خاکسار اللہ کے حضور دعا گو ہیکہ ہم سب کو نیک نمونہ بنائے اور حضرت مصلح موعودؓ کے تمام ارشادات اور اسوہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور عوام الناس کو احمدیت کی پرامن اور حلیم تعلیم پر اکٹھا کرے۔

''میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو''

عرفان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

عرفان کے مرتبہ کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''جب ایک خبر کی صحت پر وجوہِ کاملہ قیاسیہ اور دلائل قافیہ عقلیہ مل جائیں تو اس بات کا نام ایقان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں علم الیقین بھی کہتے ہیں اور جب خدائے تعالیٰ خود اپنے خاص جذبے اور موہبت سے خارق عادت کے طور پر انوار ہدایت کھولے اور اپنے آلاؔ ونعماء سے آشنا کرے اور لدّنی طور پر عقل اور علم عطا فرماوے اور ساتھ اس کے ابواب کشف اور الہام بھی منکشف کر کے عجائبات الوہیت کا سیر کراوے اور اپنے محبوبانہ حسن و جمال پر اطلاع بخشے تو اس مرتبہ کا نام عرفان ہے''(سرمہ چشم آریہ طبع اوّل صفحہ ۲۶۔۲۷)

اسی طرح عرفان کے مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

''اصل عرفان تو وہ کیفیت خالص ہے جو انسان کے قلب میں پیدا ہوتی ہے اور وہ روحانی بینائی کی جدّت ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو ایک نئے رنگ میں دیکھتا ہے اور وہ احساسات کی تیزی ہے جن سے انسان اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کی صفات میں لپٹا ہوا پاتا ہے مگر جس طرح ہر ایک چیز کے کچھ آثار ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے بھی کچھ آثار ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے بندہ اس کے تعلق کو محسوس کرتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کے تعلق کو محسوس کرتے ہیں۔''(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱ے طبع اوّل)

عرفان کے مضمون کے تناظر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو پیشگوئی کے طور پر تو یہ معلوم ہی ہے کہ ''علوم ظاہری و باطنی سے پُر،، یہ شخصیت ہوگی۔ اور یہ عرفان کے مضمون کا تعلق علوم باطنی سے ہی ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے گھر میں ہوئی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات تک کل عرصہ ۱۹ سال ہی بنتا ہے

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی کا ہی ایک واقعہ حضرت مصلح موعودؓ یوں بیان فرماتے ہیں:

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ مجلس میں بیان فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کرتے ہیں تو ایک تسبیح سے ہی کہیں کے کہیں جا پہنچتے ہیں۔ میں اس مجلس میں موجود نہیں تھا ایک نوجوان نے یہ بات سنی وہ وہاں سے اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خیر نہیں آج حضرت صاحب نے یہ کیا کہا ہے وہ صاحب تجربہ نہیں تھا۔ مگر میں اس عمر میں بھی صاحب تجربہ تھا۔ حالانکہ میری عمر اس وقت ۱۷۔۱۸ کی تھی میں نے جب اس سے یہ بات سنی تو کہا ہاں ایسا ہوتا ہے وہ کہنے لگا کس طرح میں نے کہا کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ میں نے اپنی زبان سے ایک دفعہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہ کہا تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے میری روحانیت اڑ کر کہیں سے کہیں جا پہنچی ہے وہ سنتے ہی نہایت تحقیر سے کہنے لگا'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''۔ اسکی وجہ یہی تھی کہ اس نے کبھی سنجیدگی سے سُبْحَانَ اللّٰہِ کے مضمون پر غور نہیں کیا تھا اسے سارا سارا دن سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ کر کچھ نہیں ملتا تھا۔ مگر میں اپنے ذاتی تجربہ کی وجہ سے جانتا تھا کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب مَیں نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ پہلے مَیں اور تھا اب مَیں کچھ اور بن گیا ہوں۔''

(جماعت احمدیہ کا عقیدہ صفحہ ۳۰۔۳۱ طبع اوّل پبلیشر مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

صاحب عرفان حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو خود اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے بہت آسان الفاظ میں خدا کے پیاسے بندوں کے سامنے کھول کھول کر مثالیں دے دے کر سمجھایا ہے۔ سبحان اللہ پڑھنے کی کیفیت کو سمجھایا ہے۔ الحمد للہ کہنے کی کیفیت کو سمجھایا اور عملی مضمون انفاق فی سبیل اللہ کے مضمون کو بھی سمجھایا ہے اور پھر بہت سارے گرد و پیش کے حالات کو سامنے رکھ کر معاملہ فہمی کے مضمون کو سمجھایا ہے جو آپ کے ملفوظات اور تصنیفات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں ''عرفان الٰہی'' کے نام سے ایک مستقل کتاب بھی موجود ہے۔

سبحان اللہ کی کیفیت کو سمجھانے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت ساری مثالیں دی ہیں۔ فی الوقت ان میں سے ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں جو دہلی کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کا واقعہ آپ بیان فرماتے ہیں۔

''انہیں لڈّو بہت پسند تھے۔ دہلی میں بالائی کے لڈّو بنتے ہیں جو بہت لذیذ ہوتے ہیں ایک دفعہ وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص بالائی کے دو لڈّو ان کے پاس ہدیۃً لایا۔ ان کے ایک شاگرد غلام علی شاہ بھی اس وقت پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہ دونوں لڈّو ان کو دے دیئے۔ بالائی کے لڈّو بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اخروٹ کے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں انہوں نے ایک دفعہ ہی وہ لڈّو اٹھائے اور منہ میں ڈال لئے جب وہ کھا چکے تو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ غلام علی معلوم ہوتا ہے کہ تم کو لڈّو کھانے نہیں آتے۔ وہ اس وقت تو خاموش ہو گئے مگر کچھ دنوں بعد ان سے کہنے لگے حضور مجھے لڈّو کھانے سکھا دیجئے حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے کہا اگر اب کسی دن لڈّو آئے تو مجھے بتانا میں تمہیں لڈّو کھانا سکھا دوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر کوئی شخص ان کے پاس بالائی کے لڈّو لایا میاں غلام علی صاحب کہنے لگے حضور آپ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ مَیں تمہیں لڈّو کھانا سکھا دوں گا آج اتفاقاً پھر لڈّو آ گئے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ لڈّو کس طرح کھائے جاتے ہیں انہوں نے اپنا رومال نکالا اور ان پر وہ لڈّو رکھ کر ایک لڈّو سے ذرہ سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈالا اور سبحان اللہ! سبحان اللہ کہنے لگ گئے پھر فرمانے لگے۔ واہ مظہر جان جاناںؒ تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ یہ کہہ کر پھر سبحان اللہ! سبحان اللہ کہنے لگ گئے اور اپنے شاگرد کو مخاطب کر کے فرمایا۔

میاں غلام علی! یہ لڈّو کن کن چیزوں سے بنتا ہے انہوں نے چیزوں کے نام گنانے شروع کر دئے کہ اس میں کچھ بالائی ہے کچھ میٹھا ہے کچھ میدہ ہے یہ سنکر انہوں نے پھر سبحان للہ سبحان للہ کہنا شروع کر دیا۔ اور فرمایا میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے۔ یہ میٹھا جو اس لڈّو میں پڑا ہے وہ کس طرح بنا ہے انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا۔ پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اور اس سے شکّر تیار بنائی گئی حضرت مظہر جان جاناںؒ فرمانے لگے۔ دیکھو وہ زمیندار جس نے شکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچّوں کو چھوڑ کر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا اس نے ہل چلایا کھیتوں کو پانی دیا اور ایک لمبے عرصہ تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈّو کھائے۔ یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے۔ چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس محنت سے اس نے نیشکر کو بیلا۔ اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈّو کھالے۔ اس کے بعد انہوں نے اس طرح میدہ بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں۔ کہ کس طرح ہزاروں آدمی دن رات ان کاموں میں مشغول رہے انہوں نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے اپنے آرام کو نہ دیکھا انہوں نے اپنی آسائش کو نظر انداز کر دیا اور یہ سارے کام خدا تعالیٰ نے ان سے محض اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈّو کھائے۔ یہ کہہ کر ان پر پھر ربودگی کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ سبحان اللہ! سبحان اللہ کہنے لگ گئے۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا اور وہ اٹھ کر نماز کے لئے چلے گئے اور لڈّو اس طرح پڑا رہا۔'' (تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۱۸ صفحہ ۱۹ زیر تفسیر سورۃ الشعراء۔)

(نیز یہی واقعہ برکاتِ خلافت صفحہ ۱۰۳ صفحہ ۱۰۴ طبع اوّل میں درج ہے)

یہ تو کسی سابق بزرگ کا واقعہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ مگر خود حضرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو مضمون کھول کھول کر سمجھایا ہے وہ بہت ہی لطیف اور دلچسپ اور آسان فہم بھی ہے۔

(چنانچہ آپ کی تصنیف تحفۃ الملوک (طبع اوّل) صفحہ ۳۱ صفحہ ۴۳ قابلِ مطالعہ ہے)

انفاق فی سبیل اللہ کے عمل کی کیفیت اور افادیت کے مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

''مثال کے طور پر دیکھو کہ تم زید کو ایک چیز خرید کر دو اور کہو کہ تم اپنے پاس رکھو اور استعمال بھی کرو اور اگر کبھی ہمیں اس کی ضرورت ہوئی تو تم سے لے لیں

گے۔مثلاً تم زید کو ایک مکان خرید کردو کہ تم اس میں رہو۔جب کبھی ہمیں اس کی ضرورت ہوئی اس وقت خالی کر دینا پھر کسی وقت تم اسے جا کر کہو کہ ہم تم سے سارا مکان تو خالی نہیں کرواتے۔البتہ ایک کمرہ کی ضرورت ہے وہ خالی کر دو۔ لیکن وہ آگے سے یہ کہے کہ مکان تو پہلے ہی میری ضروریات کی نسبت کم ہے۔ پھر مَیں آپ کو ایک کمرہ کس طرح خالی کردوں۔کیا اس جواب کو تم پسند کرو گے یا کوئی عقل مند انسان پسند کر سکے گا۔ہرگز نہیں بلکہ تم بھی اور دوسرے بھی اس پر لعنت بھیجیں گے۔اور اس سے نفرت کا اظہار کریں گے۔لیکن اکثر لوگ ایسا ہی معاملہ خدا تعالیٰ سے کرتے ہیں۔لیکن نہ ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے نہ دوسرے لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں حالانکہ یہ امر نہایت ہی قابلِ نفرت اور مستحق ملامت ہے۔

پھر اس سے بڑھ کر قابلِ ملامت اور لائق نفریں یہ بات ہے اگر مالک مکان مکان میں رہنے والے کو یہ بھی کہے کہ تم ایک کمرہ خالی کردو اس کا مَیں تمہیں کرایہ بھی دے دوں گا۔لیکن پھر بھی وہ نہ مانے۔اور اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے۔کیوں کہ وہ فرماتا ہے جب مَیں اپنی رکھائی ہوئی امانت میں سے کچھ لوں گا۔اس کے بدلہ میں اور بھی بہت کچھ دوں گا۔مگر پھر بھی بہت لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہیں۔‘‘

(مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء صفحہ ۴۴ تا ۴۵ طبع اوّل تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء نیز تفسیرِ کبیر جلد ہفتم صفحہ ۵۵۰ تفسیر سورۃ القصص میں بھی ایسی ہی تمثیل درج فرمائی ہے۔)

عرفان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ صرف ایک جھلک تھی جو ہدیہ قارئین کی گئی ہے ورنہ عرفان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو سمجھنے کے لئے بہت ہی عرفان کی ضرورت ہے۔

Love for All, Hatred for None

Subaida Timbers

Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

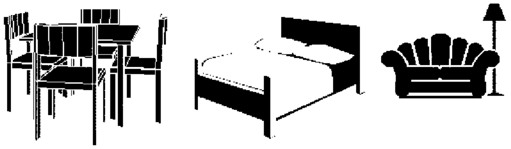

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)

SUBAIDA
TIMBER

Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak
Poles & Sizes Timber Merchants

Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090
Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615

INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL
JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

Mansoor
✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ

سوالات شمارہ ھذا

۱) پہلی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجہؓ آنحضرت ﷺ کو جس شخص کے پاس لے گئیں اس شخص کا نام کیا تھا؟

....

۲) مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت کس شخص نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا؟..

۳) جب آنحضرت ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اس وقت مدینہ میں مشرکین کے جو دو قبائل آباد تھے ان کے نام کیا تھے؟

....

۴) آنحضرت ﷺ کو ''خاتم النبیین'' قرآن مجید کی کس سورۃ میں قرار دیا گیا ہے؟..

۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے والد صاحب کی وفات پر کونسا الہام ہوا تھا؟..

۶) کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کس کی تصنیف ہے؟

....

۷) قمر الانبیاء کن کو کہتے ہیں؟

....

۸) PYRAMIDS کہاں واقع ہیں؟

....

۹) ALBERT EINSTEIN کون تھا؟

....

۱۰) کنگارو کہاں پائے جاتے ہیں؟..

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد: عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
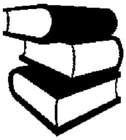
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

ملکی رپورٹیں

ناصر آباد کشمیر (قائد مجلس ناصر آباد کشمیر)

یکم نومبر 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی جلسے کے پیشِ نظر مثالی وقارِ عمل ہوا۔150 سے زائد خُدّام نے لگا تار پانچ گھنٹے تک جماعت کے گلی کوچوں کو صاف کیا۔سڑک کے دونوں اطراف چونا ڈالا اور ساری جماعت کو Decorate کر کے دُلہن کی طرح سجایا۔

ماہِ نومبر میں ہی نیا تعلیمی سال شروع ہونے پر نادار غریب بچّوں میں مبلغ Rs 7000/- کی کتب مفت تقسیم کیں۔دو(2) مفلس مسافروں کو Rs 700/- کی مالی معاونت کی گئی۔

کرناٹک (فضل حق،سرکل انچارج دیوُرگ)

مرکزی اور محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک کی ہدایت پر ماہِ رمضان المبارک میں سرکل دیوُرگ کی 18 دیہاتی جماعتوں میں ''جلسہ فضائل قرآنِ مجید'' منعقد کیا گیا۔معلمین کرام اور جماعت کے انصار بزرگان و خُدّام نے و اطفال نے نہایت ذوق وشوق سے جلسوں میں حِصّہ لیا۔سبھی جلسوں میں حاضری بھی بہت اچھی رہی۔بعد جلسہ شیرینی تقسیم کی جاتی رہی۔

جلسے منعقد کرنے والی جماعتوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:--

بلوٹگی ،ماچنور،گانداں،کاکل دوڑی،مکربّی،ہوسود،کتے بنور،میلاد،ہولل،گدگیری،ریونکی،ہرے میاگری،کٹیر دور،بیور،بنی مٹی،گوڑی ہال،چیکیہا گری،دیونکل۔

یادگیر (مصوّر احمد دنڈوئی قائد مجلس یادگیر)

15 نومبر کو اجتماعی وقارِ عمل کے ذریعہ مسجدِ احمدّیہ یادگیر کی چھت ڈالی گئی جس سے تقریباً Rs 3000/- روپے کی بچت ہوئی۔

مورخہ 21-12-08 کو نمازِ تہجّد کے بعد اجتماعی تلاوت کی گئی۔پھر وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد کے صحن میں سے ریت،کنکر،پتھر کو اُٹھا کر آخری حِصّہ میں ترتیب سے رکھا گیا۔بیتُ الخلاء کی صفائی کی گئی وغیرہ۔پچاس سے زائد خُدّام واطفال اور انصار نے حِصّہ لیا۔رات کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔6 دسمبر کو ایک خادم کلیم احمد گڈّے نے ایک زچّہ کو خُون کا عطیہ دیا۔ایک غریب خاتون کی ہسپتال میں عیادت کی گئی اور فروٹ وغیرہ دیا گیا۔11 دسمبر کو عید الاضحیہ کے موقع پر 2 جانوروں کی قربانی دی گئی۔

کلکتہ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کلکتہ)

مثالی وقارِ عمل:-- مورخہ 16/نومبر 2008ء کو کلکتہ کے نیشنل میڈیکل کالج وہسپتال (چترنجن ہسپتال) کے احاطہ کی صفائی کی گئی۔پانی کی نکاسی کو ٹھیک کیا گیا۔پارک میں موجود گندگی کو دور کیا گیا۔وقارِ عمل میں انصار بزرگان کے علاوہ 20 سے زائد لجنہ اماء اللہ وناصرات نے حِصّہ لیا۔کونسلر صاحبہ نے موقعہ پر جائزہ لے کر جماعت کے کاموں کی سراہنا کی۔لوکل T V چینل C T N نے پروگرام کی کوریج کر کے شام کو نشر کیا۔روزنامہ راشٹریہ سہارا نے بھی خبر شائع کی۔

مسلم یتیم خانہ نسواں میں تقسیم شیرینی:-- 16/نومبر کو ہی صدر لجنہ اماء اللہ واُنکی مجلس عاملہ کی ممبرات نے مسلم یتیم خانہ کی 190 بچیوں میں مٹھائی تقسیم کی۔مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس اور مکرم کاشف سہگل صاحب نے لجنہ کے ساتھ اچھا تعاون کیا۔

طلباء جامعۃ المبشرین قادیان کی چندیگڑھ اور ملحقہ مقامات کی سیر

(عاشق حسین گنائی،منتظم رپورٹنگ جامعۃ المبشرین قادیان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت طلباء جامعۃ المبشرین قادیان کی مورخہ 4,5 اکتوبر 08ء اور 7,8 اکتوبر 08ء کو دوشفٹوں میں چندیگڑھ اور اس سے ملحقہ تفریحی مقامات کی سیر کروائی گئی۔جسمیں موہالی اسٹیڈیم Rose Garden, Rock Garden سکھنا جھیل،پنجور گارڈن،میوزیم،چھتبیر زولوجکل پارک وغیرہ شامل ہیں۔

خلافت احمدیّہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی مختصر رپوٹیں

ناصر آباد کشمیر میں خلافت جوبلی جلسہ:

(رپورٹ از سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ)

مورخہ 1,2 نومبر 08ء کو ناصر آباد کشمیر میں صوبائی صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے مرکز احمدیت قادیان سے مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح ارشاد، مولانا محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور چھ اساتذہ وپچیس طلباء نے شامل ہوکر جلسے کو رونق بخشی۔ مکرم رشید احمد صاحب طارق کی قیادت میں ایم ٹی اے کی ٹیم بھی کوریج کے لئے آئی تھی۔

مورخہ یکم نومبر 08ء بعد دوپہر افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ محترم غلام نبی صاحب نیاز اور مکرم محمد حمید صاحب کوثر صاحب کی تقاریر کے بعد صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسے کی پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب ایک محفل مشاعرہ بھی منعقد ہوئی۔

مورخہ 2 نومبر کے پروگراموں کی شروعات تہجد سے ہوئی اور نماز فجر کے بعد مکرم محمد حمید کوثر صاحب نے درس دیا۔ ناشتہ وغیرہ سے فراغت کے بعد سوال وجواب کی ایک نہایت ہی دلچسپ نشست منعقد ہوئی جسمیں علماء سلسلہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب دئے۔

اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم الحاج عبدالحمید ٹاک صاحب منعقد ہوئی جسمیں تقاریر کے علاوہ پریس اور میڈیا کے نمائندگان سے مکرم محمد حمید کوثر صاحب اور مکرم غلام نبی صاحب نیاز نے کانفرنس کی۔ افتتاحی واختتامی تقاریب میں عزیز مرشد احمد وعزیز ہاشم احمد متعلمین جامعہ احمدیہ قادیان اور عزیز طاہر سریر وعامر مشتاق نے ترانہ سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ہر دو روز کی کاروائی مستورات کے جلسہ گاہ میں بھی سنانے کا انتظام رہا جو کہ مردانہ جلسہ گاہ کے نزدیک ہی خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے تیار کیا گیا تھا۔ جلسہ کے باہر اسٹال بھی لگایا گیا جس میں چار ہزار سے زائد کی کتب فروخت ہوئیں اور بہت سارے فولڈرز و دیگر لٹریچر کو مفت تقسیم کیا گیا۔ ان دونوں ایام میں ناصر آباد کی بستی کو مختلف بینروں، لڑیوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا مقامی مستورات نے ساری بستی کی سڑکوں کو جھاڑو لگا کر صاف کیا اور خدام نے سڑک کے دونوں اطراف میں چونا وغیرہ ڈال کر خوشنما بنا دیا۔

اس جلسے کی خبریں مقامی ٹی وی چینلز کے علاوہ ریڈیو کشمیر سرینگر نے بھی اسی روز شام کو نشر کیں۔ وادی کے کئی اردو اور انگریزی اخبارات نے جلسے کے متعلق خبریں شائع کیں اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس میں محنت کرنے والے اور ڈیوٹی دینے والے خدام، اطفال، انصار اور لجنہ وناصرات کو اپنی جناب سے جزائے خیر دے۔ آمین

آندھرا: (از۔۔۔۔۔۔۔)

الحمدللہ جماعت احمدیہ کو صد سالہ خلافت جوبلی کے سال میں سرکل ورنگل آندھرا پردیش میں دو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ مساجد موضع بدّ ارم اور نلّہ بلّی میں تعمیر کی گئیں۔ ہر دو مساجد کا افتتاح مکرم کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے فرمایا۔ اس موقعہ پر صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش مبلغ انچارج صاحب، صدر صاحب حیدر آباد کے علاوہ دیگر بزرگان واراکین بھی شامل تھے۔ مسجد احمدیہ بدّ ارم کے ساتھ ایک مبلغ کوارٹر کا بھی افتتاح ہوا۔ سامعین کو مساجد کی آبادی اور باجماعت ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بچوں میں اس خوشی کے موقعہ پر شیرنی تقسیم کی گئی۔ ہر دو مساجد کے افتتاح کی خبریں مقامی اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔

قادیان (طاہر احمد چیمہ اُستاد جامعہ احمدیّہ)

خلافت احمدیّہ صد سالہ جوبلی کے سال میں جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے

مورخہ 13 نومبر 2008ء اور 20 نومبر 2008ء کو خصوصی وقارِ عمل ہوئے جسمیں تمام اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ان وقارعملوں میں توسیع مسجد اقصیٰ قادیان کے سلسلے میں تین ٹرک لوہے کا سریہ اور پلاسٹک pipes مسجد اقصیٰ تک پہنچائی گئیں اور سرائے طاہر و مسجد دارالانوار کی مکمل طور پر صفائی کی گئی۔

پونچھ وراجوری (عزیز احمد ناصر مبلغ انچارج پونچھ)

مورخہ 29/اکتوبر کو ڈاک بنگلہ پونچھ میں جلسہ صد سالہ جوبلی کے پیشِ نظر شہر کے معززین کے ساتھ ایک Get together پارٹی کا اہتمام ہوا۔ جس میں پونچھ و راجوری رینج کے D.I.G 'پونچھ کے S.H.O'A.D.C' پونچھ شہر کے میئر کے علاوہ دیگر اعلیٰ سیاسی و مذہبی شخصیات کو مدعو کیا گیا۔ مرکز سلسلہ سے آئے ہوئے نمائندگان محترم گیانی تنویر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلّغ سری نگر و رابطہ افسر آل جموں وکشمیر بھی شامل ہوئے۔ یہ پارٹی نہایت خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ اگلے دن 30-11-08 بروز اتوار کمیونٹی ہال پونچھ میں جلسہ خلافت جوبلی و امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جسکی صدارت محترم چوہدری شمس الدّین صاحب زونل امیر پونچھ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک اورنظم کے بعد عہد خلافت اور پیغام سیّدنا حضور انور پڑھ کر سُنایا گیا۔ اُس کے بعد محترم غلام نبی نیاز صاحب نے خلافت کی اہمیت وضرورت اور جماعت میں جاری نظامِ خلافت اور اُسکی برکات پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ اُس کے بعد گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے قیام امن کی ضرورت اور اِس سلسلہ میں جماعت کی عالمی سطح پر کاوشیں کے عنوان سے مدلّل تقریر فرمائی۔ اُس کے بعد سنگھ سبھا کے پریذیڈنٹ اور سناتن دھرم کے پریذیڈنٹ محترم غلام محمد میر Ex. MP' محترم افتخار احمد بزمی ایڈوکیٹ پونچھ نے بھی اپنے اپنے تاثرات بیان کئے اور امن کانفرنس کے انعقاد پر جماعت کو مبارک باد اور خراجِ تحسین پیش کیا۔ معزّ ین کو اسٹیج پر ہی شالیں وغیرہ تحائف پیش کئے گئے۔ باوجود سردی کے موسم کے کثیر تعداد میں احمدی وغیر احمدی احباب نے شمولیت کی۔ اِس کامیاب کانفرنس کو سٹی کے دوچینلوں اور لوکل ریڈیو اسٹیشن نے خوب کوریج دی۔ اخبار امر اُجالا ہندی، دینک جاگرن، اسٹیٹ ٹائمنز انگریزی میننڈیٹ وغیرہ نے بھی شہ سُرخیوں وفوٹوز کے ساتھ رپورٹیں شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کے دوررَس نتائج مرتب فرمائے اور کانفرنس کو کامیاب بنانے میں حِصّہ ڈالنے والے احباب کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ممبئی۔ رپورٹ پروگرام صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی:

(از طفیل احمد شہباز مبلغ انچارج ممبئی)

مورخہ 24-05-08 کو ممبئی کے مشہور نائر ہاسپٹل میں 50 مریض بچّوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ 25-05-08 کو Y M C A روڈ میں مکمّل صفائی کی گئی۔ میونسپل کارپوریشن کے Environment Deprtment کے آفیسرز کو جماعتی تعارف کروا کر وقارِعمل کی اجازت لی گئی تھی۔ الحق بلڈنگ کی صفائی کی گئی۔ دو(۲) بکروں کی قربانی دی گئی۔ الحق بلڈنگ میں تین دن تک چراغاں کیا گیا۔

26-05-08 کو پریس ریلیز تقسیم کی گئی۔ 27-05-08 کو مبارک دِن کا آغاز نمازِ تہجّد سے کیا گیا۔ بعدہٗ نمازِ فجر کے بعد باجماعت تلاوتِ قرآن کریم کی گئی۔ احمدیہ قبرستان جاکر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت مانگی گئی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد لوائے احمدیت صدر صاحب ممبئی نے لہرایا۔ اجتماعی دُعا کروائی گئی اور بچّوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

بعدہٗ جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی بصدارت مکرم محمود احمد صاحب بمقام الحق بلڈنگ شروع ہوا۔ حضورِ انور کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا اور خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسے کی کاروائی کا اختتام ہوا۔ جلسے میں کُل 129 افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو خلافت کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 17366 میں شیخ عبدالجلیل ولد حاجی کانگالی شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 تاریخ بیعت 1983 ساکن تیاجولی پتھارڈاکخانہ بالیکوری ضلع بریٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 21/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔T2 لسامع مکان جسکی موجودہ قیمت-100000 روپے ہے 2۔3 بیگہ کھیتی زمین جس کی موجودہ قیمت-60000 روپے ہے (3) ندی میں ہے 4 بیگہ جس کی موجودہ قیمت -10000 روپے ہے میرا گزارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردنوش، (جیب خرچ) ماہانہ۔3811 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ میری کل جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد۔مکرم نعمت علی　　　العبد۔شیخ عبدالجلیل　　　گواہ۔عبدالبارق احمد

وصیت نمبر 17367: میں علی حسن احمد ولد قشم علی احمد قوم احمدہ مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 تاریخ بیعت 2001 ساکن گرئماری ڈاکخانہ بعاھرپام ضلع بریٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ مورخہ 20/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہ ہے۔اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے ابادی جائیداد 3.5 بیگہ مع مکان موجودہ قیمت 110000 میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ-3180 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرہ چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ۔مکرم حنیف الدین　　　العبد۔علی حسن احمد　　　گواہ۔اظہر علی

وصیت نمبر 17368: میں عبدالواحد ملاّ ولد عظیم الدین ملاّ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 تاریخ بیعت 2002 ساکن شیدھاباری ڈاکخانہ بھتی ضلع گوالپارہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج مورخہ 22/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب زیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔چھ بیگہ مع مکان جسکی موجودہ قیمت۔200000 دولاکھ روپے ہے میرا گزارا آمداز ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور مہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ، بھارت کوادا کرتا رہوگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ۔مکرم نعمت علی　　　العبد۔عبدالواحد ملاّ　　　گواہ۔عبدالرحیم

وصیت نمبر 17369 میں حبیب الرحمٰن منڈل ولد امید علی منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 تاریخ بیعت 1988 ساکن شجالپارہ ڈاکخانہ کرتن پارہ ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی حوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 22/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1.5 بیگہ مع مکان جسکی موجودہ قیمت 100000 ایک لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3946 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح

چندہ عام 1/16 اور مہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی لجائے

گواہ مکرم شاہ جہان علی　　العبد۔حبیب الرحمٰن منڈل　　گواہ امان علی

وصیت نمبر 17370: میں عبدالبارق احمد ولد محمد ولایت حسین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 تاریخ بیعت 1988 ساکن بالیکوری ڈاکخانہ بالیکوری ضلع بربیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔خاکسار کی ذاتی جائیداد میں 1.75 بیگہ مع مکان جسکی موجودہ قیمت 150000 روپے ہے اور کھتی کی 2 بیگہ زمین جسکی موجودہ قیمت 80000 روپے ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔مکرم امان علی　　العبد۔عبدالبارق احمد　　گواہ۔مکرم نعمت علی

وصیت نمبر 17371: میں جلیم الدین ولد طیب الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 تاریخ بیعت 1994ء ساکن بگوری گوری ڈاکخانہ چکر مباری ضلع بربیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔گھر باڑی ایک بیگہ زمین مع مکان۔موجودہ قیمت 30000 کھیتی باڑی دو بیگہ موجودہ قیمت 40000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔اظہر علی　　العبد۔جلیم الدین　　گواہ۔علی حسن احمد

وصیت نمبر 17372: میں اظہر علی ولد مسر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 تاریخ بیعت 2000ء ساکن دیوکڑا ڈاکخانہ کلگسیا ضلع بربیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔خاکسار کی ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔محمد ہاشم　　العبد۔اظہر علی　　گواہ۔حنیف الدین

وصیت نمبر 17373: میں ابوبکر صدیق ولد عبدالقادر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ءساکن ہلا پکھڑی ڈاکخانہ بلدماری خیر ضلع گولپارہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔خاکسار کے

والدین حیات ہیں۔ایک ٹکڑا زمین لیا ہے جسکی موجودہ قیمت 40000 ہزار روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔فیضان احمد العبد۔ابوبکر صدیق گواہ۔ظہیر الاسلام

وصیت نمبر:18079 میں فرحت جہاں زوجہ مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چار چوڑیاں تیس گرام۔ہار تیس گرام۔دو جوڑی بالیاں پانچ گرام۔چین دس گرام۔تین انگوٹھیاں سات گرام۔ایک عدد نکلس دس گرام۔خاوند کی طرف سے بطور مہر مبلغ 8151 روپے موصول ہوئے جس سے دو عدد طلائی کنگن خریدے گئے جس کا وزن بیس گرام ہے۔اس طرح زیور کا کل وزن ایک سو بارہ گرام جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ بارہ ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم سگری الامۃ:فرحت جہاں گواہ : نورالحق ہوڈڑی

وصیت نمبر:18080 میں سیدہ عاصمہ آفریں زوجہ مکرم آر ایم عثمان پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن سندھنور ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے۔طلائی زیورات: بالی، انگوٹھی، ہار ساڑھے بارہ گرام موجودہ قیمت چودہ ہزار دو سو اکتیس روپے تقریباً۔چاندی کے زیورات کل دو سو گرام موجودہ قیمت تینتالیس سو روپے۔میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم اے محمود احمد الامۃ:سیدہ عاصمہ آفریں گواہ : آر ایم عثمان پاشا

وصیت نمبر :18081 میں طارق محمود ولد مکرم غلام نبی صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: والد صاحب مرحوم کے ترکہ میں خاکسار کو موضع کاہلواں میں پانچ کنال زرعی زمین ملی ہے جس کی قیمت تین لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت فروری 08ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قریشی انعام الحق العبد: طارق محمود گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر: 17082 میں رعنا تبسم زوجہ مکرم طارق محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پندرہ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ طلائی زیورات: سیٹ تین عدد وزن 69.500 گرام چین ایک عدد وزن 12.800 گرام۔ بالیاں تین جوڑی 13.900 گرام۔ انگوٹھی دو عدد 8.600 گرام۔ ٹیکہ ایک عدد 5.780 گرام۔ کل وزن 110.580 گرام (22 کیریٹ) قیمت اندازاً -/116000 (ایک لاکھ سولہ ہزار) روپے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.2.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — الامۃ: رعنا تبسم — گواہ: طارق محمود

بقیہ صفحہ 3 مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ تذکرہ صفحہ ۱۳۶۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

رسالہ مشکوٰۃ میں اپنے تجارتی اشتھار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر مشکوٰۃ)

اطفال متوجہ ہوں

مجلس اطفال الاحمدیہ کے دینی نصاب کا پہلا امتحان مورخہ 15 مارچ کو اور دوسرا امتحان مورخہ 19 جولائی کو لیا جائے گا۔ جوابی پرچہ جات دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت میں امتحان کے ایک ہفتہ کے بعد موصول ہونے چاہئیں۔ اسی طرح امسال مقالہ نویسی کے لئے "قرآن اور سائنس" عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ اطفال ذوق وشوق سے ان پروگراموں میں حصہ لیں اور قائدین خصوصی توجہ دیں۔ (مہتمم اطفال)

KANNUR CITY CENTRE

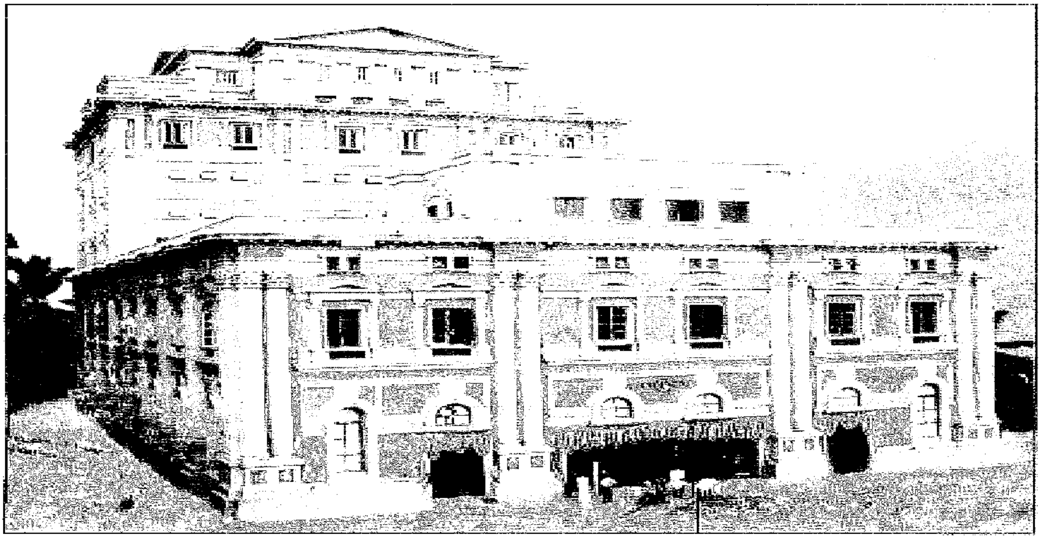

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :

All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

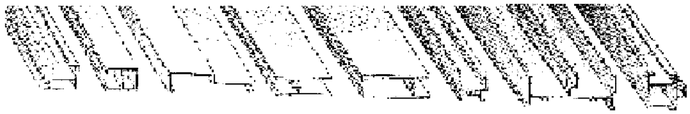

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Thiruvalluvar was a Christian or not. They themselves also concluded that based on analysis of the Biblical truths and profound wisdom found in Thirukural he was a Christian. But in his life records prove that the poet neither proclaimed to be a Christian nor his practices were that of a Christian.

The Catholic Archdiocese of Chennai is now making a Film on the life History of the great saint St. Thomas with a huge budget of 50 crores. Dr. Paulraj who has three doctorates earned from various foreign universities spent one year across the world to find the existing literature on St. Thomas is writing the script for this film. The film will be made in Tamil first then will be dubbed to various languages. May Allah grant him opportunity to enlighten the true history.

Another important thing to remember is that this is a similarity between the Masih of Moses {as} and the Masih of the Holy prophet {saw}. The Apostle of Jesus survived in Mylapore, Chennai formerly Madras, preached the teachings of Jesus and finished his holy life in Chennai. Like wise Seth Abdur Rehman Sb Tajir {ra},Seth Saleh Muhammad Allah Rakha Sb {ra} and about 11 were the companions of the Promised Messiah {as} who survived in Chennai and preached the teachings of Promised Messiah in the southern part of India.

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (atba) visited India a few months before. In his tour he visited Chennai on the 24th Nov 2008. By the grace of Almighty Allah Jama'at was blessed with an opportunity to construct a beautiful mosque in the area St. Thomas Mount which was inaugurated by his holiness Hadhrat Khalifatul Masih V (atba) during his historical visit to Chennai. Huzur Before named this mosque "Masjid Hadi". May this mosque guide all the dwellers of this area in the right path Ameen.

I would like to conclude saying that the search for a historical Christ carries on. His route to India is been traced following the guidelines of the Promised Messiah {as}. Circumstances prove the visit of the prophet Jesus to India. It needs to be elevated, researched and proved that Jesus lived after he was nailed to the cross. It is a great miracle of God that Jesus was rescued from the hands of Palestian Jews and died a natural death in India. The ultimate object underlying the long journey of Jesus and his disciple St. Thomas to India is to discharge the duty of preaching to all the Israelite tribes, a fact to which he was mentioned in the Gospels. Let Jesus die a natural death for in it lies the victory of Islam.

The Promised Messiah {as} said in his thesis Masih Hidustan mein concluding:

"It is not surprising therefore that he (i.e. Jesus.)should have come to India and Kashmir. On the other hand it would be surprising if, without discharging his duties, he should have ascended into heaven."

May God Almighty guide the world towards truth. Ameen!

Ph.: 2769809
MBC
Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

and listen to him. It is traditionally held that St. Thomas struck the rock with his stick and instantly water gushed forth and thus the crowds that came to hear him quenched their thrust. It is their belief that the water from this spring offers healing to all who drink it trusting in the powerful intercession of St. Thomas.

St. Thomas the Apostle after preaching in the west coast came to Chennai (formerly Madras) and suffered martyrdom on a hill at the outskirts of the city today known as "St. Thomas Mount". The place was known as "Periya malai" (big Mount) or "Farangi Malai". The Portuguese simply followed the Tamil designation and called in Monte Grande. After the East India Company stationed their forces there, the place was called St. Thomas Mount. Tradition has it that St. Thomas died on St. Thomas Mount while praying before a Stone (Cross), pierced with a spear. According to their belief it (stone cross) had been sweating till 1558.

Basilica of the national Shrine of St. Thomas built over the tomb of St. Thomas is located in Santhome, Chennai. The tomb of St. Thomas is the very nucleus of the present day shrine. This makes the soil in which he was martyred sacred and exclusive.

After his death his body was buried in the church built by him. A pot containing earth, probably moistured by his blood and the lance with which he was pierced were both buried in his tomb. In the 10th century AD Christians from Persia founded this Christian village of Santhome and then they built a church and a tomb over the burial site of St. Thomas. The Portuguese who came to India in 1523AD found a small shrine called "Ben Thuma" that is the house of Thomas, in the custody of a Muslim. The Portuguese then built a church and erected the Diocese. Later a fort was also built to protect the Portuguese settlement of Santhome. Over the years it was destroyed by the constant attacks of the Dutch and Golcondas.

Today the shrine preserves a small bone of the saint and the head of the lance with which the saint was pierced.

Pope John Paul II visited, prayed and also organized a Rally at this holy place during his visit on February 5th, 1986.

Legends also say that a huge log of wood was washed ashore near what is now called santhome, which could not be moved even by elephants. St. Thomas used his griddle and pulled it out. The king there was so taken up that he donated the huge log of wood to St. Thomas who built a small chapel with it which is seen in a new structure nowadays.

Marco polo, the famous Chinese traveler, has also mentioned about his visit to the blessed tomb of St. Thomas in his travelogue.

Another thing to be described is that Thiruvalluvar is a famous Tamil poet born and lived in the land of Chennai during St. Thomas visit to India. Thirukkural was his writing in which he composed 1330 phrases each containing only seven words in Tamil. He had distributed his phrases under 133 chapters with separate titles. His poem is also translated into a number of world languages and is famous for its wisdom. Early Christianity in India raised the pertinent question whether

disciple of Jesus who is under our discussion fulfilled this order. It should also be kept in mind that it was St. Thomas who by seeing the print of nails in Jesus' body, provided a positive proof that the person seen was not a phantom but Jesus himself with his wounded physical body.

The name of the apostle is given as Judah Thomas, and is expressly set forth that he was the twin of Jesus. The cogent reason for his being called "twin of Jesus" is that he was the only disciple who accompanied Jesus in his long journey to India and Jesus' mission was his own mission.

It is well established fact that St. Thomas proceeded to India and died there.

In the whole world there are only three churches built over the tomb of an apostle of Jesus - the Basilica of St. Peter built over the Tomb of St. Peter in Rome, Cathedral of Santiago de compos tela built over the tomb of St. James in Spain and the Basilica of the National Shrine of St. Thomas built over the tomb of St. Thomas. Basilica of the National Shrine of St. Thomas is in Chennai formerly Madras, India to where the writer of this essay belongs to.

St. Thomas, referred to as Didymus in the Gospel of St. John is one of the twelve disciples of Jesus.

According to the History of Indian Christianity recorded by the Christians St. Thomas arrived in India in the year 52AD at the then famous port in Cranganore in the Malabar Coast. He traveled extensively all over the world for seventeen years. He spent four years in Sind, six years in Malabar and seven years in Mailepuram or the present Mylapore in Chennai, India.

There are three places in Chennai having historical importance related to St. Thomas.

Little Mount goes down in the history as a place that sheltered St. Thomas, Santhome is the sacred place that possesses the tomb of the disciple and it was at St. Thomas mount where he was martyred.

Little Mount (Chinna malai in Tamil) is a place of great religious, historical and tourist importance since being associated with the disciple of Jesus, St. Thomas. Little mount is a hillock, which is eighty feet above sea level. History says that Santhome offered shelter to St. Thomas the Apostle. He was a favorite of the local king Mahadevan. However his ministers disliked St. Thomas. There is also a tradition that the Apostle St. Thomas was actually handled brutally more than once in the absence of the King Mahadevan. In order to save his life, St. Thomas is reported to have sought refuge in the jungles of Little Mount. A cave on this hillock offered him shelter. Even today this cave is far from artificial. According to the views of Christians the amazing feature of the cave is that one can still see the fingers of St. Thomas clearly imprinted on the rocks of the cave.

There is a miraculous spring called "St. Thomas Fountain" or "Perpetual spring of St. Thomas. This was an answer of the Apostle to the thirsty who used to come

Disciple of Jesus Christ in India

(By: K. Tariq Ahmad, Qadian)

The life of Jesus Christ after the incidence of crucifixion is a subject of great importance as it is closely associated with the beliefs of three great religions Judaism, Christianity and Islam.

The Jews believe that by nailing Jesus to the cross and putting him to death which is universally accepted as an accursed death. They prove that Jesus was a false prophet.

The Christians agree with the Jews in so far that Jesus did die an accursed death but assert that this was in order to save mankind.

But the Holy Quran solves this dispute by saying Jesus Christ was neither murdered by them nor crucified, but he was spiritually exalted.

The promised Messiah Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad {as} of Qadian, the founder of Ahmadiyya Muslim Community in his Urdu treatise "Masih Hindustan mein" its English version "Jesus in India" has expounded that Jesus escaped from an ignominious death on the cross and his journey to India in quest of the lost tribes of Israel whom he had to gather into his folds as mentioned in the New Testament. The Promised Messiah also said that Jesus went to Kashmir, India where some Israelite tribes had also settled. Jesus made this place his home and lived there, preached there and died. His Tomb has been traced and found in Khanyar Street, Srinagar, Kashmir, India by the Promised Messiah {as}.

Jesus was the Messiah of Israelites and he proclaimed in clear cut words; "I am not sent but to the lost sheep of the house of Israel"

Jesus as we believe, a true prophet and beloved to God, could not neglect the duty imposed upon him by God Almighty. When he saw that the Palestian Jews were not going to accept him and they are ill treating him, he left the country and went in search of the lost sheep.

Jesus has also said; "A prophet is not without honor save in his own country." Therefore Jesus would have traveled to another country where he should be honored or we should believe that Jesus passed away without any honor.

The conclusion at which we arrive is that migration from his country to find the lost sheep and to be honored is imposed on Jesus. Not only upon him but also upon his disciples for Jesus had insisted and enjoined his disciples to "Go rather to the lost sheep of the house of Israel." Hence finding and preaching the teachings of Jesus Christ among the lost tribes of Israel was the primary duty of every apostle of Jesus.

St. James obeyed this order by writing an Epistle addressing the twelve tribes wherever they might be. He commenced his Epistle with these words; "James a servant of god and of the Lord Jesus Christ, to the twelve tribes which are scattered abroad, greeting."

Lets now see how St. Thomas, the

شبیہ مبارک سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ (دسمبر 1939ء)

سیالکوٹ میں (1931ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جلسہ خلافت جوبلی کے اختتام پر
واپس تشریف لے جاتے ہوئے (1939ء)

رتن باغ لاہور میں (1949ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا نزولِ دمشق (1955ء)

لاہور کے بعض ممتاز صحافیوں کے ساتھ (1951ء)

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 February 2009 Issue No.2

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 15/-

کمرہ ظہور پیشگوئی مصلح موعودؓ، ہوشیارپور

کمرہ پیدائش حضرت مصلح موعودؓ، قادیان

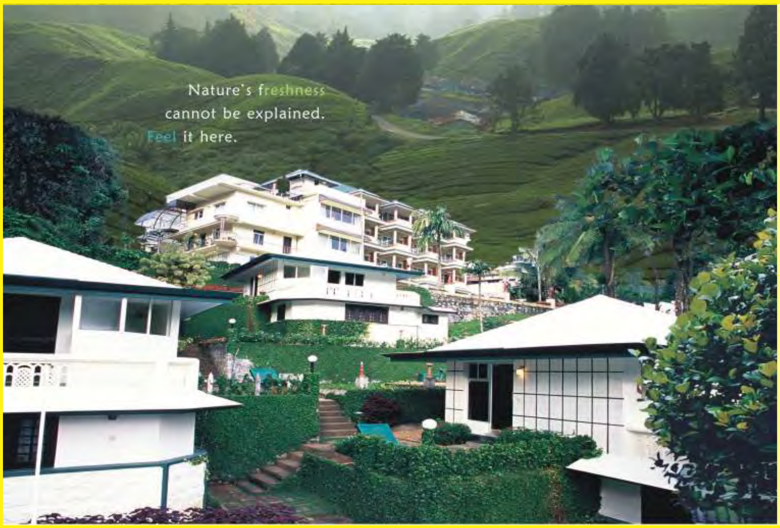

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange